دوسوتیس مسائل شرعیہ کے جوابات کا بے بہا خزانہ

احکام شریعت

مکمل

حصہ دوم

مولانا الشاہ احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی

مکتبۃ المدینہ

2314045
203311

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احکام شریعت ﴿ حصہ دوم ﴾

مسئلہ ۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا قول ہے وقت مغرب بہت قلیل ہے اسی وجہ سے چھوٹی سورۃ مغرب میں پڑھتے ہیں اور بعد دوسنت ونفل کے مغرب کا وقت نہیں رہتا یا پانچ، چھ منٹ اور رہتا ہے۔ عمرو کہتا ہے نماز مغرب اول وقت پڑھنا اور چھوٹی سورۃ کا پڑھنا یہ سب مستحب ہے۔ مغرب کا وقت جب تک سرخی شفق کی رہتی ہے باقی رہتا ہے، بلکہ آدھ گھنٹے سے زائد رہتا ہے لہٰذا گذارش ہے کہ وقت مغرب کی پہچان کہ کب تک رہتا ہے اور کتنی دیر رہتا ہے اور زید و عمرو کے قول کی تصدیق اور یہ کہ سرخی کے بعد جو سفیدی رہتی ہے اگر اس وقت کوئی شخص نماز مغرب ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں اور بلا کراہت کس وقت تک پڑھنا جائز ہے؟

الجواب زید کا قول محض غلط ہے اس نے اپنی طبیعت سے یہ بات گھڑی ہے جبھی تو وہ شک کی حالت میں ہے خود کبھی کہتا ہے نہیں رہتا پھر کہتا ہے پانچ یا چھ منٹ اور رہتا ہے یہ سب اس کے باطل خیالات ہیں جن کو شرعی معاملات میں استعمال کرنا حرام ہے بلکہ مغرب کا وقت اس سفیدی کے ڈوبنے تک رہتا ہے جو عرضاً یعنی جانب مغرب میں شمالاً جنوباً سفیدہ صبح کی طرح پھیلی ہوتی ہے اس کے بعد جو سفیدی نہ جنوباً شمالاً بلکہ آسمان میں اوپر کی طرف کو طولاً صبح کاذب کی طرح باقی رہے اس کا اعتبار نہیں۔ غروب آفتاب سے اس سفیدی ڈوبنے تک جو عرضاً پھیلی ہوتی ہے۔ اس بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ وقت ہوتا ہے اور زائد سے زائد ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ، ۱۸ سے ۳۵ منٹ تک وقت بدلتا رہتا ہے کہ بعض دنوں میں سفیدی ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ بعض دنوں میں ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ بعض میں ۲۰ اسی طرح ۳۵ منٹ بعد غروب ہوتی ہے۔ ردالمحتار تحت قول ماتن الشفق ھو الحمرۃ عندھما و بہ قالت الثلثۃ والیہ رجع الامام فرمایا: والمحقق فی الفتح بانہ لا یساعدہ روایۃ ولا درایۃ الخ وقال تلمیذہ العلامۃ قاسم فی تصحیح القدوری ان رجوعہ لم یثبت لما نقلہ الکافۃ من لدن الائمۃ الثلثۃ الی الیوم من حکایۃ القولین و دعوی عمل عامۃ الصحابۃ بخلافہ خلاف المنقول قال فی الاختیار الشفق البیاض وھو مذھب الصدیق الخ۔ ہاں مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے اور بلا عذر دو رکعتوں کے قدر دیر لگانا مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہے درمختار میں ہے والمستحب التعجیل فی المغرب مطلقا و تاخیر قدر رکعتین یکرہ تنزیھا. اور بلا عذر اتنی دیر لگانا جس میں کثرت سے ستارے ظاہر ہو جائیں مکروہ تحریمی و گناہ ہے اسی میں والمغرب الی اشتباک النجوم امی کثرتھا کرہ تحریما الابعذر. واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ ۲ کیا حکم ہے علمائے اہل سنت وجماعت کا مسائل ذیل میں:

(الف) زیور نقرئی یا طلائی روزانہ پہنا جاتا ہو یا رکھا رہے کیا دونوں پر زکوۃ ہے؟

(ب) حساب قیمت کا جس وقت زیور بنوایا تھا وہ رہے گا یا نرخ بازار جو بروقت دینے زکوۃ کے ہو؟

(ج) جو روپیہ تجارت میں مثلاً پارچہ یا کرایہ وغیرہ خرید لیا ہے اس پر زکوۃ کس حساب سے دینا ہوگی؟

(د) فی صدی کیا زکوۃ کا دینا ہوگا؟

(ہ) زکوۃ کا روپیہ کافر، مشرک، وہابی، رافضی، قادیانی، وغیرہ کو دینا چاہئے یا نہیں؟

(و) زکوۃ کا دینا اولی کس کو ہے، بھائی بہن والدین جو صاحب نصاب نہ ہوں ان کو دینا چاہئے یا نہیں؟

(ز) چھپن روپیہ جس شخص کے پاس ہوں صاحب نصاب ہے اب وہ زکوۃ کا کیا دے؟

(ح) قربانی کس پر ہے اور واجب ہے یا فرض؟

(ط) آج کل ہندوستان میں گائے کی قربانی کو بعض مسلمان مشرکوں کی خوشنودی کے لئے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بکری کی قربانی کرو تو کس کی قربانی کی جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(الف) زیور مطلقاً زکوۃ ہے ہر وقت پہنے رہیں خواہ کبھی نہ پہنیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ب) سونے کے عوض سونا اور چاندی کے عوض چاندی زکوۃ میں دی جائے جب تو نرخ کی کوئی حاجت ہی نہیں وزن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا، ہاں! اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونا دینا چاہیں تو نرخ کی ضرورت ہوگی نرخ بنوانے کے وقت کا معتبر ہوگا نہ وقت ادا کا اگر سال تمام سے پہلے یا بعد ہو بلکہ جس وقت یہ مالک نصاب ہوا تھا وہ ماہ عربی وہ تاریخ اور وہ وقت جب عود کریں گے اس پر زکوۃ کا سال تمام ہوگا۔ اس وقت کا نرخ لیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ج) سال تمام پر بازار کے بھاؤ سے جو اس مال تجارت کی قیمت ہے اس کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(د) آسانی اسی میں ہے کہ فی صد ڈھائی روپے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ہ) ان کو دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ۔

(و) یہ جن کی اولاد میں ہے جیسے ماں باپ دادا، دادی نانا، نانی اور جو اس کی اولاد ہیں جیسا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی، ان کو زکوۃ نہیں دے سکتا اور بھائی بہن اگر مصرف زکوۃ ہوں تو ان کو دینا سب سے افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ز) چھپن (۵۶) روپیہ کا چالیسواں حصہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ح) صاحب نصاب جو اپنی حوائج اصلیہ سے فارغ چھپن روپیہ کے مال کا مالک ہو اس پر قربانی واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ط) مشرکوں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی بند کرنا حرام حرام سخت حرام اور جو بند کرے گا جہنم کے عذاب شدید کا مستحق ہوگا اور روز قیامت مشرکوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں جس شخص کے ذمہ نماز قضا دس یا بارہ یا چودہ سال کی ہو۔ وہ شخص کس طریقہ سے نماز قضا پھیرے جو طریقہ آسان ہو ارقام فرمایئے مع نیت و وتر کے کہ نماز وتر قضا پڑھی جائے گی یا نہیں۔ جواب عام فہم ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب قضا ہر روز کی نماز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں دو فرض فجر کے چار ظہر چار عصر تین مغرب چار چار عشاء کے اور تین وتر، اور قضا میں یوں نیت کرنی ضرور ہے۔ ''نیت کی میں نے سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی یا پچھلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے اسے ادا نہ کیا''۔ اسی طرح ہر نماز میں کیا کرے اور جس پر قضا نمازیں کثرت سے ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار **سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلی** کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت سبحان کا سین شروع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے اسی طرح سجدہ میں۔ ایک تخفیف کثرت قضا والے کیلئے یہ ہو سکتی ہے دوسری تخفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع کرلے مگر وتروں کی تینوں رکعت میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ پچھلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ **اللھم صلی علی محمد والہ** کہہ کر سلام پھیر دے چوتھی تخفیف یہ کہ وتروں کی تیسری رکعت میں دعا قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار **ربی اغفرلی** کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤ کیا حکم ہے شرع مطہر کا اس مسئلہ میں کہ تین بھائی حقیقی ایک مکان میں رہتے تھے کچھ عرصہ کے بعد تین قطعے ہو گئے دو مکانوں کا دروازہ ایک ہی رہا اور تیسرے قطعہ کا دروازہ علیحدہ دوسری جانب کو بنایا گیا مگر اس مکان میں ایک کھڑکی پچھلے دونوں قطعوں میں آمد و رفت کے واسطے رہی جس کے باعث سے تینوں بھائیوں کے مکان ایک ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اس تیسرے قطعہ یعنی کھڑکی والے مکان کے ساکن کا انتقال ہو گیا تو مرحوم کی بی بی ایام عدت میں اس کھڑکی سے پچھلے دونوں قطعوں میں جا سکتی ہے یا نہیں اور پچھلے دونوں قطعوں کے مالک بھی مرحوم ہی تھے۔ بینوا توجروا۔

الجواب جب کہ میت کا مکان سکونت وہ تھا عورت اس میں عدت پوری کرے اور کھڑکی دو مکانوں کو ایک نہیں کر سکتی۔ واللہ تعالیٰ واعلم۔

مسئلہ ۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے نکاح کیا بعد رخصت کے یہ معلوم ہوا کہ عورت امراض سخت میں مبتلا ہے اور اولاد کی اس سے قطعاً ناامیدی ہے اور کاروبار خانہ داری سے بالکل مجبور ہے۔ دو سال تک زید نے اپنی عورت کا علاج کیا مگر کچھ افاقہ نہیں ہوا مجبوراً زید نے دوسرا کیا۔ زوجہ اولیٰ کے والدین نے اپنی لڑکی کو اپنے مکان پر روک لیا اور زید کے یہاں بھیجنے سے انکار کیا چند بار زید اپنی بی بی کے لینے کے واسطے گیا اور بہت خوشامد کی مگر زوجہ اولیٰ کے اولدین کسی طرح رضامند نہیں ہوئے زید اس کے بلانے کی کوشش میں ہے ایسی حالت میں زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر یہ صورت واقعہ میں زید کا قصور کیا ہے اس کے پیچھے نماز بے تکلف روا ہے اگر اور شرائط امامت رکھتا ہے قال الله تعالیٰ لاتزروا زرة وزر اخرى. (سورہ النجم ۳۸) والله تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بازاری عورت طوائف کا بیٹا ہے بچپن سے زید کی طبیعت علم کی طرف مائل تھی حتی کہ وہ عالم ہو گیا نماز اس کے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے والد کا پتہ نہیں کہ کون تھا۔ بینوا توجروا۔

الجواب نماز جائز ہونے میں کلام نہیں بلکہ جب وہ عالم ہے اگر عقیدے کا سنی ہو اور کوئی وجہ اس کے پیچھے منع نماز کی نہ ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے جب کہ حاضرین میں اس سے زیادہ کسی کو مسائل نماز وطہارت کا علم نہ ہو کما فی الدرالمختار وغیرہ من الاسفار واللہ تعالی اعلم۔

مسئلہ ۷ کیا حکم ہے شریعت مطہر کا اس میں کہ دعوت طعام کونسی سنت ہے اور کس دعوت طعام سے انکار کرنا اور قبول نہ کرنا گناہ ہے بالتفصیل ارشاد ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب دعوت ولیمہ کا قبول کرنا سنت موکدہ ہے جب کہ وہاں کوئی معصیت مثل مزامیر وغیرہ نہ ہو۔ نہ کوئی مانع شرعی ہو اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے کھانے نہ کھانے کا اختیار ہے۔ باقی عام دعوتوں کا قبول افضل ہے جب کہ نہ کوئی مانع ہو نہ کوئی اس سے زیادہ اہم کام ہو اور خاص اس کی کوئی دعوت کرے تو قبول نہ کرنے کا اسے مطلقاً اختیار ہے ردالمختار میں ہے:

دعی الی ولیمة هی طعام العرس و قیل الولیمة اسم لکل طعام و فی الهندیة عن التمر تاشی اختلف فی اجابة الدعوی قال بعضهم واجبة لا یسع ترکها وقال العامة هی سنة والا فضل ان یجیب اذا کانت ولیمة والافهو مخیر والاجابة افضل لان فیها ادخال السرور فی قلب المومن واذا اجاب فعل ما علیه اکل الا والافضل ان یاکل لو غیر صائم و فی البنایة اجابة الدعوة سنة ولیمة واغیرها وامادعوة یقعد بها النظاول او انشاء الحمد اوما اشبهه فلا ینبغی اجابتها لا سیما اهل العلم اه ملخصا وفی الاختیار ولیمة العرس سنة

قديمة ان لم يجبها اثم و جفالانه استهزاء المضيف اه ومقتضاه انها سنة موكدة بخلاف غيرها و صرح شراح الهداية بانها قربة من الواجب وفى التاتار خانية عن الينا بيع لو دعى الى دعوته فالوا جب الا اجابة ان لم يكن هناك معصية ولا بدعة والامتناع اسلم فى زماننا الا اذا علم يقينا ان لا بدعة ولا معصية اه والظاهر حمله على غير الوليمة لما مرتامل اه والله تعالى اعلم۔

مسئلہ ۸ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

(الف) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج براق پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے لیا ہے کہ روز قیامت جب کہ سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے ہر ایک مسلمان کی قبر پر اسی طرح ایک ایک براق بھیجوں گا جیسا کہ آج آپ کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ یہ مضمون صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ کتاب معارج النبوۃ سے لوگ اس کو بیان کرتے ہیں۔

(ب) کتاب معارج النبوۃ کیسی کتاب ہے اور اس کے مصنف عالم اہل سنت معتبر محقق تھے یا نہیں۔

(ج) طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(د) مجلس میلاد شریف میں بعد بیان میلاد شریف کے ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور واقعات کربلا پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟

(ہ) خاتون جنت بتول زہرا رضی اللہ عنہا کی نسبت یہ بیان کرنا کہ روز محشر وہ برہنہ سر و پا ظاہر ہوں گی اور امام حسین رضی اللہ عنہ و امام حسن رضی اللہ عنہ کے خون آلودہ اور زہر آلودہ کپڑے کاندھے پر ڈالے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک جو جنگ احد میں شہید ہو گیا تھا ہاتھ میں لئے ہوئے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایا پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضہ میں امت عاصی کو بخشوائیں گی صحیح یا نہیں؟

(و) مجلس میلاد شریف پڑھنے کے لئے پیشتر ٹھہرا لینا کہ ایک روپیہ دو تو ہم پڑھیں گے اور اس سے کم پر نہیں پڑھیں گے اور وہ بھی اس سے پیشگی بطور بیعانہ یا سائی جمع کرا لینا جائز ہے یا نہیں؟

(ز) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج عرش الٰہی پر نعلین مبارک تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ کے حضور حاضر ہونا کہنا چاہئے نہ کہ تشریف لے جانا مولف یعنی معہ نعلین عرش پر جانا ۱۲ مؤلف)

(ح) رافضیوں کے یہاں محرم میں ذکر شہادت ومصائب شہدائے کربلا و سوز خوانی و مرثیہ مصنفہ انیس و دبیر پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟

(ط) بیان کیا جاتا ہے کہ شب معراج حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے والدین رضی اللہ عنہما کا عذاب دکھایا گیا اور ارشاد باری ہوا کہ اے حبیب یا ماں باپ کو بخشوالے یا اُمت کو آپ نے ماں باپ کو چھوڑا اُمت اختیار کی صحیح ہے یا نہیں؟

(ی) زید باوجود اطلاع پانے جوابات سوالات مذکور الصدر کے اگر اپنے قول وافعال مذکورہ بالا سے باز نہ آئے اور تائب نہ ہو اور ان جوابات کو جھوٹا تصور کرے اور یہی بیانات اور طریقے جاری رکھے تو اس سے مجلس شریف پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(الف) بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ب) سنی واعظ تھے۔ کتاب میں رطب ویابس سب کچھ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ج) اس مال کی شرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوکوئی کارِ خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اس کے لئے کوئی شہادت کی حاجت نہیں اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا کما نص علیه فی الھندیة وغیرھا۔ بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام ہی سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد ونقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا اگر ایسا نہ ہوا ہو تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔ جو شیرینی اسے خاص اجرت زنا یا غنا میں ملی یا اس کے کسی آشنا نے تحفہ میں بھیجی یا اس کی خریداری میں عقد ونقد مال حرام پر جمع ہوئے وہ شیرینی حرام اور اس پر فاتحہ حرام ہے۔ یہ حکم تو شیرینی وفاتحہ کا ہوا تو مگر اس کے یہاں جانا اگرچہ مجلس شریف پڑھنے کے لئے ہو معصیت یا تہمت یا مظنہ تہمت سے خالی نہیں اور ان سب سے بچنے کا حکم ہے۔ حدیث میں ہے:

من کان یومن باللہ اولیوم الاخر فلا یقص مواقع التھم

ترجمہ جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دِن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ ہرگز تہمت کی جگہ نہ کھڑا ہو۔ اول تو ان کی چوکی اور فرش اور ہر استعمالی چیز انہیں احتمالات خباثت پر ہی ہے جو اہل تقویٰ نہیں، اسے ان کے ساتھ قرب آگ اور بارود کا قرب ہے اور جو اہل تقویٰ ہے اس کے لئے وہ لوہار کی بھٹی ہے کہ کپڑے جلے نہیں تو کالے ضرور ہوں گے پھر اپنے نفس پر اعتماد کرنا اور شیطان کو دور سمجھنا احمق کا کام ہے ومن وقع حول الحمی اوشک ان یقع فیه

ترجمہ جو رمنے کے گرد چرائے گا کبھی اس میں پڑ بھی جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(د) علمائے کرام نے مجلس میلاد شریف میں ذکرِ شہادت سے منع فرمایا ہے کہ وہ مجلس سرور ہے ذکرِ حزن مناسب نہیں۔

(ہ) یہ سب محض جھوٹ اور افترا اور کذب اور گستاخی و بےادبی ہے مجمع اولین وآخرین میں ان کا برہنہ سر تشریف لانا جن کو برہنا سر کبھی آفتاب نے بھی نہ دیکھا وہ کہ جب صراط پر گزر فرمائیں گے زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے اہل محشر اپنے سر جھکا لو اور اپنی آنکھیں بند کرلو کہ فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صراط پر گزر فرماتی ہیں پھر وہ نور الہی ایک برق کی طرح ستر ہزار حوریں جلوے میں لیے ہوئے گزر فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(و) اللہ عزوجل فرماتا ہے **لاتشتروا بایتی ثمنا قلیلا۔** یہ ممنوع ہے اور ثواب عظیم سے محرومی مطلق۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ز) یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ح) حرام ہے ع کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ حدیث میں ارشاد ہوا **لاتجالسوھم** ان کے پاس نہ بیٹھو دوسری حدیث میں فرمایا **من کثر سواد قوم فھو منھم** جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ط) محض جھوٹ افترا اور کذب و بہتان ہے اللہ و رسول پر افترا کرنے والے فلاح نہیں پاتے جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ی) یہ جو بعد اطلاع احکام شرعیہ نہ مانے اور انہیں افعال پر مصرر ہے اور فتوی شریعت کو جھوٹا تصور کرے وہ گمراہ ہے اس سے مجلس شریف پڑھوانا یا اس کا سننا اس سے امید ثواب رکھنا اس کی تعظیم کرنا سب ناجائز ہے جب تک تائب نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے اگر ہجرت ہی کرنا ہے تو بجائے کابل کے مدینہ منورہ کو ہجرت کروں گا کم از کم یہ تو ہوگا کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور کہتا ہے دین مدینہ منورہ سے نکلا ہے اور پھر اسی طرف پلٹ جائے گا پس اس جگہ سے کون جگہ افضل ہوگی اور اس زمانہ میں جب کہ نصاریٰ کا قبضہ اس جگہ ہے کابل سے ہزار درجہ اس جگہ کی ہجرت کو افضل کہتا ہے اور اپنے لئے باعث سلامتی دین وشفاعت تصور کرتا ہے زید کا یہ خیال درست ہے یا نہیں اور ہجرت اس کی درست ہوگی یا نہیں اور اگر ہجرت میں یہ نیت کرے کہ جب تک بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ پر کفارہ کا قبضہ ہے اتنی مدت اپنے وطن میں نہ آئے گا ایسی نیت اس کی درست ہوگی یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں بے شک مدینہ منورہ سے کسی شہر کو نسبت نہیں ہوسکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **والمدینۃ خیرلھم لو کانوا یعلمون** **ترجمہ** مدینہ منورہ ان کے لئے سب سے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظ آداب نہیں ہوسکے گا اور قبضہ کفار کا بیان غلط اور ہو تو یہ نیت کہ ان کے قبضہ تک وہیں رہے گا الٹی نیت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ خدمت والا میں گزارش ہے کہ براہ کرم امور ذیل کا جواب مرحمت فرما کر خادم کی تسلی فرمائیں۔

(۱) مسائل خلافت اسلامیہ وہجرت عندالہند کے متعلق مولوی عبدالباری فرنگی محلی وابوالکلام آزادوغیرہ نے جو کچھ آواز اٹھائی ہے یہ حدود اسلامیہ وشرعیہ کے موافق ہے یا خلاف۔

(۲) ہر لحاظ سے جناب والا کی خاموشی کن مصالح کی بنا پر ہے اگر موافق ہے تو کیوں ان اصحاب کی تائید میں آواز نہیں اٹھاتے اور اگر خلاف ہے تو دوسرے مسلمانوں کو خطرناک ہلاکت سے کیوں نہیں روکا جاتا جناب والا نے اپنے لئے کیا راہ تجویز فرمائی ہے۔بینوا توجروا۔

الجواب مقصد بتایا جاتا ہے اماکن مقدسہ کی حفاظت اس میں کون مسلمان خلاف کرسکتا ہے اور کارروائی کی جاتی ہے کفار سے اتحاد مشرک لیڈروں کی غلامی وتقلید قرآن شریف وحدیث شریف کی عمر کو بت پرستی پر نثار کرنا۔ مسلمانوں کا قشقہ لگوانا کافروں کی جے بولنا رام لچھمن پر پھول چڑھانا اور رامائن کی پوجا میں شریک ہونا مشرک کا جنازہ اپنے کندھوں اٹھا کر اس کی جے بول کر مرگھٹ کو لے جانا، کافروں کو مسجد میں لے جاکر مسلمانوں کا واعظ بنانا شعار اسلام قربانی گاؤ کو کفار کی خوشامد میں بند کرنا ایک ایسے مذہب کی فکر میں ہونا جو اسلام وکفر کی تمیز اٹھادے اور بتوں کے معبد پر آگ کو مقدس ٹھہرائے اور اسی طرح کے بہت اقوال احوال وافعال جن کا پانی سر سے گذر گیا جنہوں نے اسلام پر یکسر پانی پھیر دیا کون مسلمان ان میں موافقت کرسکتا ہے۔ان حرکات خبیثہ کے رد میں فتوے لکھے گئے۔اور لکھے جارہے ہیں اس سے زیادہ کیا اختیار ہے پاکی ہے اسے جو مقلب القلوب والابصار ہے۔

وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو پتا یا درخت بوجہ غفلت تسبیح گر جاتا ہے یا جانور ذبح کردیا جاتا ہے تو پھر بعد سزائی غفلت ان کا تسبیح میں مشغول ہونا ثابت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب رب عزوجل فرماتا ہے:

تسبح لہ السموات السبع والارض ومن وفیھن وان من شیء الایسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم

اس کی تسبیح کرتے ہیں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

یہ کلیہ عامہ جمیع اشیاء عالم کو شامل ہے ذی روح ہوں یا بے روح۔اجسام محضہ جن کے ساتھ کوئی روح نباتی بھی قائم نہیں دائم التسبیح ہیں کہ ان میں شئی کے دائرہ سے خارج نہیں مگر ان کی تسبیح بے منصب ولایت نہ مسموع نہ مفہوم اور وہ اجسام جن سے روح انسی یا ملکی یا جنی یا حیوانی یا نباتی متعلق ہے ان کی دو تسبیحیں ہیں ایک تسبیح جسم کہ اس روح متعلق کے اختیاری نہیں وہ اسی ان من شی کے عموم میں

اس کی اپنی ذاتی تسبیح ہے۔

دوسری تسبیح روح یہ ارادی واختیاری ہے اور برزخ میں ہر مسلمان کو مسموع ومفہوم۔ اس تسبیح ارادی میں غفلت کی سزا حیوان و نباتات کو قتل وقطع سے دی جاتی ہے اور اس کے بعد یا جب جانور مرجائے یا نبات خشک ہوجائے منقطع ہوجاتی ہے ولہذا ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ تر گھاس مقابر سے نہ اکھیڑیں۔

فانه مادام رطبا يسبح الله تعالى فيونس الميت کہ وہ جب تک تر ہے اللہ تعالٰی کی تسبیح کرتی ہے تو میت کا دل بہلتا ہے۔ مگر قتل وقطع وموت ویبس کے بعد بھی وہ تسبیح کہ نفس جسم کی تھی جب تک اس کا ایک جزولا یتجزی باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی۔ ان من شئی الا یسبح بحمده اسے روح سے تعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۲ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب وعظ میں اس طرح کہتے تھے۔ اللہ تعالٰی اپنے پیارے بندوں کو اپنے کلام پاک میں یوں ارشاد فرماتے ہیں" اور کبھی اس طرح کہتے تھے" ارشاد فرماتا ہے" کہیں تو اللہ تعالٰی فرماتے ہیں اور کہیں اللہ تعالٰی فرماتا ہے ایسے کلام کے کہنے سے انسان پر کفر وشرک تو لازم نہیں آتا ہے گنہگار ہوتا ہے یا نہیں اور کتابوں کے مصنف نے اللہ فرماتے ہیں کیوں نہیں لکھا اور فرماتا ہے لکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب اللہ عزوجل کو ضمائر مفرد سے یاد کرنا مناسب ہے کہ وہ واحد فرد وتر ہے اور تعظیماً ضمائر جمع میں بھی حرج نہیں اس کی نظیر قرآن عظیم میں ضمائر متکلم میں تو صدہا جگہ ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون اور ضمائر خطاب میں صرف ایک جگہ ہے وہ بھی کلام کافر سے کہ عرض کرے گا رب ارجعون اعمل صالحا۔ اس میں علما نے تاویل فرمادی ہے کہ ارجع کی جمع باعتبار تکرار ہے یعنی ارجع ارجع ارجع۔ ہاں ضمائر غیبت میں ذکر مرجع صیغہ جمع فارسی اور اردو میں بکثرت بلانکیر رائج ہیں۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید   قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند!

سعد یا روز ازل جنگ تبرکاں دادند   زرویت ماہ تاباں آفریدند

زقدت سرو بستاں آفریدند

ایسی جگہ لوگ قضا وقدر کو مرجع بتاتے ہیں بہرحال یوں ہی کہنا مناسب ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے مگر اس میں کفر وشرک کا حکم کسی طرح نہیں ہوسکتا نہ گناہ ہی کہا جائے گا بلکہ خلاف اولٰی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر قاعدہ ہے جب لڑکا چار برس چار ماہ چار دن کا ہوتا ہے تو بسم اللہ شریف اس کو پڑھاتے ہیں اور خوشی کرتے مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں اس کا کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں سنت ہے یا مستحب کیا یہی ضروری ہے کہ جب لڑکے کی عمر مذکور بالا ہو جب ہی پڑھائی جائے یا کم وبیش پر بھی پڑھا سکتا ہے۔ اور کسی عالم کے پاس لے جائے یا ہر شخص صحیح عقیدہ پڑھا سکتا ہے نیز مسنون طریقہ ارقام فرمایئے۔

الجواب طریقہ مذکورہ جائز ہے اور اتنی عمر ضروری نہیں کم وبیش بھی ہو سکتی ہے اور عالم کو پڑھانا بہتر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴ حضرات کرام اہل سنت وارث علوم شریعت کیا فرماتے ہیں کہ زید سنی ایک بزرگوار کا مرید ہے ابھی تھوڑا ہی زمانہ گزرا ان بزرگوار کا انتقال ہو گیا اب زید اور کسی عالم سے بیعت ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز بلکہ مستحب ہے اور جو سلسلہ عالیہ قادریہ میں نہ ہو اور شیخ سے بغیر انحراف کے اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کرے وہ تبدیل بیعت نہیں بلکہ تجدید ہے کہ جمیع سلاسل اسی سلسلہ اعلیٰ کی طرف راجع ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵ کیا فرماتے ہیں اعلحضرت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب ادام اللہ بالبر والاحسان اس مسئلہ میں کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کے بعد پھر نماز ظہر پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

الجواب ہندوستان بفضلہ دار الاسلام ہے یہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہے اس کے بعد نماز ظہر کی حاجت نہیں ہاں جاہلوں نے جو دیہات میں جمعہ نکال لیا ہے وہاں اگر کوئی جمعہ پڑھے تو اس پر ظہر پڑھنا ضرور لازم ہے کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں اگر کسی داڑھی منڈے سے ملاقات ہو اور یہ شناخت نہ ہو کہ مسلمان ہے یا ہندو اس کو سلام کرنا چاہئے یا نہیں اور اس صاحب کو سلام کرنے کیا طریقہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب جو شخص پہچان میں نہ آئے کہ مسلمان ہے یا کافر اس سے ابتداء سلام جائز نہیں کہ ابتداء سلام مسلمان کے ساتھ سنت ہے اور کافر کے ساتھ حرام اور فعل جب سنت وحرام میں متردد ہو تو ناجائز رہے گا کما فی الخلاصۃ الدر المختار وغیرہما واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عبداللہ بن مطلب بن ہاشم بن عبد مناف چاروں پشت پر فاتحہ درود پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ہمارے نزدیک صحیح و رجیح یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ امہات حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ سے حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہم السلام تک سب اہل توحید و اسلام و نجات ہیں تو انہیں ایصال ثواب میں حرج نہیں البتہ اختلاف علماء سے بچنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ ثواب نذر بارگاہ بیکس پناہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاقہ والوں کو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸ کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ از روئے فرمان اللہ و رسول یزید بخشا جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہل سنت کے تین قول ہیں امام احمد وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں تو ہرگز بخشش نہ ہوگی اور امام غزالی وغیرہ مسلمان کہتے ہیں تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو بالآخر بخشش ضرور ہے اور ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں کہ ہم نہ مسلمان کہیں نہ کافر لہٰذا یہاں بھی سکوت کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو چیز خالص لوجہ اللہ دی جاتی ہے اس کا کھانا امیر و غنی کو کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب صدقہ واجبہ جیسے زکوۃ و صدقہ فطر غنی پر حرام ہے اور صدقہ نافلہ جیسے حوض و سقایہ کا پانی یا مسافر خانہ کا مکان غنی کو جائز ہے مگر میت کی طرف سے جو صدقہ ہو غنی کو دے غنی لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فرشتہ پر فاتحہ درود پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب درود جیسے علیہ الصلوۃ والسلام یہ تو ملائکہ کے لئے ہے یہی ایصال ثواب بھی کر سکتے ہیں۔

لان السئکۃ اھل الثواب کما ذکرہ امام الرازی و فی ردالمختار للملئکۃ فضائل علینا فی الثواب. واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۱ (الف) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی کہے یعنی منت مانے کہ جان کا بدلہ صدقہ مسجد میں لے جائیں گے اور اسی کو بعض یوں کہتے ہیں کہ جان بچ جائے کام بن جائے تو نذر اللہ مصلی کو کھلائیں گے کوئی کہے کہ ہمارا کام پورا ہو جائے تو مسجد میں شیرینی لے جا کر مصلی کو کھلائیں گے تو یہ چیز ہر ایک کو کھانا جائز ہے یا نہیں خواہ امیر ہو یا غریب۔ بینوا توجروا۔

الجواب مسجد میں شیرینی لے جائیں گے یا نمازیوں کو کھلائیں گے، یہ کوئی نذر شرعی نہیں جب تک کہ خاص فقراء کے لئے نہ کہے اسے امیر فقیر جس کو دے سب کھا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۱ (ب) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مردہ کے نام کا کھانا جو امیر و غریب کو کھلاتے ہیں کس کو کھانا چاہئے اور کس کو نہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ مردہ کے نام کا کھانا مصلی امیر غریب سب کو کھلاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب مردہ کا کھانا صرف فقراء کے لئے ہے عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے غنی نہ کھائے کما فی فتح القدیر و مجمع البرکات۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سورج کدو یعنی پیٹھا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: پیٹھا حلال ہے۔ خلق لکم ما فی الارض۔ واللّٰہ تعالی اعلم. البقرہ ۲۹

مسئلہ ۲۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ختنہ کی تقریب میں جو کھانا کھلایا جاتا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب درست ہے کہ یہ سرور ہے اور سرور میں دعوت سنت ہے بخلاف طعام موت کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص منت کسی قسم کی نماز روزہ حج صدقہ مانے اور بغیر ادا کئے ہوئے مر گیا اس کے اس حق کے ادا کیا کیا صورت ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر وصیت کر گیا ادا واجب ہے اور وصیت تہائی مال میں نافذ ہوگی۔ حج کرائیں صدقہ دیں، نماز روزہ کا فدیہ دیں اور اگر وصیت نہ کی اور وارث بالغ اس کی طرف سے حج کرے یا کرائے اور اپنے حصہ میں سے صدقہ فدیہ دے تو بہتر و موجب اجر ہے ورنہ مطالبہ نہیں میت نے اگر ادا میں تقصیر کی تو اس پر مطالبہ ہے ورنہ اس پر بھی نہیں جوہرہ نیرہ درمختار میں ہے۔

اذا مات من علیہ زکوٰۃ او فطرا و کفارۃ او نذرلم توخذ من ترکتہ عندنا الا یتبرع ورثتہ بذلک وھم من اہل التبرع ولم یجبروا علیہ وان اوصی تنفذ من ثلث۔ واللّٰہ تعالی اعلم۔

مسئلہ ۲۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دو بھائی کافر ہیں ایک مسلمان ہوگیا تو اب وہ بھائی کافر اس کو حق حصہ نہیں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ہمارے مذہب سے نکل گئے تمہارا حق کیا ہے تو اس مسلمان بھائی کا حق ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر باپ کا ترکہ دونوں بھائیوں نے پایا تھا اب ایک مسلمان ہوگیا تو وہ اپنے حصہ کا مالک ہے مسلمان ہونے سے ملکیت زائل نہ ہوئی ہاں اس کے اسلام کے بعد ان کافروں میں جو مرا اس کا ترکہ اسے نہیں ملے گا۔ **لا ختلاف الدین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔**

مسئلہ ۲۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بزرگوں کے مزار پر عرسوں میں یا اس کے علاوہ عورتیں جاتی ہیں پاکی یا ناپاکی کی حالت میں بھلائی کی طلب وحاجت برائی کے لئے اور وہاں بیٹھتی ہیں تو اس قبرستان میں ان کا ٹھہرنا جائز ہے یا نہیں اگر یہ باتیں بری ہیں تو اس بزرگ میں تصرف وقوت اس کے روکنے کی ہے یا نہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ دربار بزرگان میں آنے والے ان کے مہمان ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں اور جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ بزرگ لوگ اپنے مزار سے تصرف نہیں کرسکتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ اگر وہ تصرف کرسکتے ہیں تو وہاں رنڈیاں گاتی بجاتی ناچتی ہیں عورتیں غیر محرم رہتی ہیں ان کے بچے پیشاب کرتے ہیں تو کیوں نہیں روکتے یہ کہنا ان لوگوں کا اور ان کی یہ دلیل صحیح ہے یا نہیں اور اس کا کیا جواب ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب عورتوں کو مزارات اولیاء ومقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے اولیائے کرام کا مزارات سے تصرف کرنا بے شک حق ہے اور بیہودہ دلیل محض باطل اصحاب مزارات دائرہ تکلیف میں نہیں وہ اس وقت محض احکام تکوینیہ کے تابع ہیں سینکڑوں ناحفاظیاں لوگ مسجدوں میں کرتے ہیں اللہ عزوجل تو قادر مطلق ہے کیوں نہیں روکتا حاضران مزار مہمان ہوتے ہیں مگر عورتیں ناخواندہ مہمان ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قوالی جو عرسوں میں یا ان کے علاوہ ہوتی ہے جس میں سوانحتیہ غزلیات کے عاشقانہ آلات یعنی مزامیر کے ساتھ بجائے جاتے ہیں جائز ہیں یا نہیں بزرگ لوگ جو اس میں شریک ہوتے ہیں بلکہ بعض کی نسبت وصال ہو جانا بھی سنا جاتا ہے یہ فعل ان کا کیسا ہے اگر یہ برا ہے تو خانقاہوں میں پشتہا پشت سے ہوتی چلی آتی ہیں خلاف ہے یا نہیں اور ایسی خانقاہوں میں جانا اور ارادت اختیار کرنا اور انہیں بہتر سمجھنا اور ان کے سامنے سر نیاز خم کرنا کیسا ہے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب خالی قوالی جائز ہے اور مزامیر حرام زیادہ غلو اب منتسبان سلسلہ عالیہ چشتیہ کو ہے اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است حضرت مخدوم شرف الملۃ والدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار کیا ہے۔ اکابر اولیا نے ہمیشہ فرمایا ہے کہ مجرد شہرت پر نہ جاؤ جب تک میزان شرع پر مستقیم نہ دیکھ لو پیر بنانے کے لئے جو چار شرطیں لازم ہیں اس میں ایک یہ بھی کہ مخالفت شرع مطہر آدمی خود اختیار نہ کرے ناجائز فعل کو ناجائز ہی جانے۔ اور ایسی جگہ کسی ذات خاص سے بحث نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بزرگوں کے مزار سے جو چراغ کی روشنی غیبی ہوتی ہے یہ کیسی ہے اور اس سے صاحب مزار کی بزرگی ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر منجانب اللہ ہے تو ضرور بزرگی ثابت ہوتی ہے اور اگر بزرگی ثابت ہے تو منجانب اللہ ہے ورنہ امر محتمل ہے شیطان ایسے کرشمے دکھاتا ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواج مطہرات سے ایک بی بی جب اندھیرے میں جاتیں ایک شمع روشن ہو جاتی۔ ایک روز حضور نے ملاحظہ فرمایا اسے بجھا دیا اور فرمایا یہ شیطان کی جانب سے ہے پھر ایک ربانی نوران کے ساتھ فرما دیا کما فی **بهجة الاسرار و معدن الانوار**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر پر درخت لگانا اور دیوار کھینچنا یا قبرستان کی حفاظت کے لئے اس کے چاروں طرف کھود کر جس میں جدید قدیم قبریں بھی ہیں محاصرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حفاظت کے لئے حصار بنانے میں حرج نہیں اور درخت اگر سایہ زائرین کے لئے ہوں تو اچھا ہے مگر قبر سے جدا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ظاہر ولی اللہ یعنی زندہ اور صاحب مزار ولی اللہ کے مابین ظاہر طریقہ سے ہم کلام ہونے کی کوئی خبر ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بکثرت ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح الصدور وغیرہ میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اللہ عزوجل کے کتنے نام ہیں اور شہنشاہ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے؟ بینوا توجروا۔

الجواب اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں اس کی شانیں غیر محدود ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرت اسماء شرف مسمی سے ناشی ہے آٹھ سو سے زیادہ مواہب وشرح مواہب میں ہیں اور فقیر نے تقریباً چودہ سو پائے اور حصر ناممکن۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ سورۂ فاتحہ وسورۂ اخلاص میں خدا ہی کی تعریف ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب سورۂ فاتحہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے **الصراط المستقیم** محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **انعمت علیھم** کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں انبیاء علیہم السلام کے سردار مصطفیٰ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) شیخ محقق نے اخبار الاخیار میں بعض اولیاء کی ایک تفسیر بتائی جس میں انہیں نے ہر آیت کو نعت کر دیا ہے اس میں سورۂ اخلاص بھی داخل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو بزرگ عالم حیات میں اپنے معتقدوں کو تعلیم دیتے ہیں اگر بعد وصال کے بھی خواب میں تعلیم کریں تو اس پر یعنی خواب کی باتوں پر شرع کی رو سے چلنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب اچھے خواب پر عمل خوب ہے اور اچھا وہ کہ موافق شرع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مولیٰ علی نے لال کافر کو مارا اور وہ بھاگا اور ہنوز زندہ ہے آیا اس کی خبر حدیث سے ہے اور کب تک زندہ رہے گا اور پھر ایمان لائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب یہ بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حنانہ لکڑی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں نالاں تھی۔ قیامت کے دن اس کا کیا حال ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب وہ جنت کا ایک درخت کیا جائے گا کما فی الحدیث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۶ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حضرات منصور تبریز وسرمد نے ایسے الفاظ کہے جن سے خدائی ثابت ہوتی ہے تو دار پر آئے اور کھال کھینچی گئی لیکن وہ ولی اللہ گنے جاتے ہیں اور فرعون شداد ہامان، نمرود نے دعویٰ کیا تو مخلد فی النار ہوئے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب ان کافروں نے خود کہا اور ملعون ہوئے اور انہوں نے خود نہ کہا اس نے کہا جسے کہا شایاں ہے آواز بھی انہیں سے مسموع ہوئی جیسے موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے سنا **انی انا الله** ۔ ''میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہاں کا۔'' کیا درخت نے کہا تھا حاش بلکہ اللہ نے یو ہیں یہ حضرات اس وقت شجر موسیٰ ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۷ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ جس زمین سے مال گزاری مالک لیتا ہے اور میں اگر پانی ٹھہرا اور مچھلی ٹھہری تو مالک کہتا ہے کہ یہ مچھلی ہماری ہے اگر رعایا نہ دے تو گنہگار تو نہیں؟ **بینوا توجروا**۔

الجواب: مباح مچھلی جو پکڑ لے اسی کی ہے مالک کو اس پر دعویٰ نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۸ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ:

(الف) طول قیام کثرت رکوع وسجود سے احب ہے یا نہیں؟

(ب) نماز کے اندر اگر ٹوپی گر جائے تو اٹھانا چاہیے یا نہیں؟

(ج) امام قرأت یا رکوع کو کسی مقتدی کے واسطے دراز کر سکتا ہے یا نہیں جب کہ مقتدی وضو کر رہا ہو یا مسجد میں آ گیا ہو اور یہ امام کو معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص ہے کہ عنقریب شریک ہونا چاہتا ہے بایں صورت رکوع میں کچھ دیر کر دے تو جائز ہے یا نہیں؟

(د) وتر میں قبل دعاء قنوت کے سہواً رکوع کیا اور دو ایک تسبیح بھی پڑھ چکا ہے اب خیال ہوا اور کھڑے ہو کر قنوت پڑھی تو اس صورت میں سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں؟

(ہ) ایک آیت **مایجوزبه الصلوة** کی کتنی مقدار ہے؟

الجواب

(الف) ہاں طول قیام احب ہے، ردالمحتار میں ہے المذاہب المعتمد ان طول القیام احب اسی میں ہے **المذهب المعتمد ان طول القيام احب** اسی میں ہے **قول الامام هو الصحيح بل هو قول الكل**

(ب) اٹھالینا افضل ہے جب کہ بار بار نہ گرے۔ اور اگر تذلل وانکسار کی نیت سے سر برہنہ رہنا چاہے تو نہ اٹھانی افضل درمختار میں ہے **سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت بكترير او عمل كثير** ردالمحتار۔ **الظاهر ان افضلية اعادتها حيث لم يقصد بتر كها التذلل**۔

(ج) اگر خاص کسی شخص کی خاطر اپنے کسی علاقہ خاصہ یا خوشامد کے لئے منظور ہو تو ایک بار تسبیح کی قدر بھی بڑھانی کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تخشی علیہ امر عظیم یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے کہ نماز میں اتنا عمل اس نے غیر اللہ کے لئے کیا اور اگر خاطر خوشامد منظور نہیں بلکہ عمل حسن پر مسلمان کی اعانت، (اور یہ اس صورت میں واضح ہوتی ہے کہ یہ اس آنے والے کو نہ پہچانے یا پہچانے اور اس کا کوئی تعلق خاص اس سے نہ ہو نہ کوئی غرض اس سے اٹکی ہو) تو رکوع میں دو ایک تسبیح کی قدر بڑھا دینا جائز بلکہ اگر حالت یہ ہو کہ یہ ابھی سر اٹھائے لیتا ہے تو وہ رکوع میں شامل ہونے نہ ہونے میں شک میں پڑھا جائے گا تو بڑھا دینا مطلوب اور جو ابھی نماز میں نہ ملے گا مسجد میں آیا وضو وغیرہ کرے گا یا وضو کر رہا ہے اس کے لئے قدر مسنون پر نہ بڑھائے بلکہ اگر بڑھانا موجب ثقل حاضرین نماز ہوگا تو سخت ممنوع و ناجائز المسالة واردة فی الکتب و بسطها الشامی فی صفة الصلوة وما قلته عطر التحقیق۔

(د) تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ پڑھنے پایا ہو اسے قنوت کے لئے رکوع چھوٹنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کیلئے قیام کی طرف عود کیا گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اس پر سجدہ سہو ہے۔ درمختار میں ہے۔ لو نسی القنوت ثم تذکرہ فی الرکوع لا یقنت فیه لفوات محله ولا یعود الی القیام فان اعاد وقنت ولم بعد الرکوع لم تفسد صلاته و یسجد للسهو قنت اولا لزواله عن محله اه اقول وقوله ولم بعد الرکوع ای ولو لم یعده لانه لم یرتفض بالعود للقنوت لکان لو اعاده فسدت لان زیادة مادون رکعة لا تفسد نعم لا یکفیه اذن بسجود السهو لانه اخر السجدة بهذا الرکوع عمده فعلیه الاعادة سجد للسهوا ولم یسجد۔

(ہ) وہ آیت کہ چھ حرف سے کم نہ ہو اور بہت نے اسکے ساتھ یہ بھی شرط لگائی کہ صرف ایک کلمہ کی نہ ہو تو ان کے نزدیک مدھامتن اگرچہ پوری آیت اور چھ حرف سے زائد ہے جواز نماز کو کافی نہیں۔ اسی کو منیہ و ظہیریہ وسراج وہاج و فتح القدیر و بحر الرائق و در مختار وغیرہا میں اصح کہا اور امام الاجل علی اسبیجابی و امام ملک العلماء و ابوبکر مسعود کاشانی نے فرمایا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف مدھامتن سے بھی نماز جائز ہے اور اس میں اصلاً ذکر خلاف نہ فرمایا در مختار میں ہے۔ اقلها ستة احرف ولو تقدیر اکلم یلد اذا کانت کلمة فالا صح عدم الصحة۔

ہندیہ میں ہے الاصح انه لا یجوز کذا فی شرح الجمع لا بن ملک و هکذا فی الظهیرة والسراج الوهاج وفتح القدیر۔

فتح القدیر میں ہے:

لو كانت كلمة ـنحو مدها متن، ص ، ق، ن، فان هذه ايات عند بعض القراء الاصح انه لا يجوز لانه يسمى عاد الاقارما۔

بحرالرائق میں اسے ذکر کرکے فرمایا:

كـذا ذكره الشارحون وهو مسلم في ص و نحوه اما في مدهامتن فركذر الاسبيجابى وصاحب البدائع انه يجوز على قول ابى حنيفة من غير ذكر خلاف بين المشائخ۔

بدائع میں ہے:

فى ظاهر الرواية قدر ادنى المفروض بالاية التامة كقوله تعالى مدها متن وما قاله ابو حنيفة اقيس، اقول۔

اظہر یہی ہے مگر جب کہ ایک جماعت اسے ترجیح دے رہی ہے تو احتراز ہی میں احتیاط ہے۔خصوصاً اس حالت میں کہ اس کی ضرورت نہ ہوگی مگر مثل فجر میں جبکہ وقت قدر واجب سے کم رہا ہو ایسے وقت ثم نظر کہ بالاجماع ہمارے امام کے نزدیک ادائے فرض کو کافی ہے۔مدھامتن سے جلد ادا ہو جائے گا کہ اس میں حرف بھی زائد ہیں اور ایک متصل ہے جس کا ترک حرام ہے ہاں جسے یہی یاد ہو اس کے بارے میں وہ کلام ہوگا اور احواط عادہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت حج کو جانا چاہتی ہے اور شوہر اس کا اس کو منع کرے کسی عذر سے تو جا سکتی ہے۔بغیر اجازت شوہر کے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر محرم ساتھ ہے اور حج اس پر فرض ہے تو جائے گی ورنہ نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شوہر کسی کام کے کرنے کا حکم کرے اور وقت نماز اتنا ہے کہ اگر اس کے حکم کی تعمیل کرے تو پھر نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا تو اس صورت میں عورت نماز پڑھے یا حکم شوہر بجالائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب نماز پڑھے ایسا حکم ماننا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے قیام میلاد شریف اگر مطلقاً ذکر خیر کی وجہ سے کیا جاتا ہے تو اول وقت سے کیوں نہیں کیا جاتا اس لئے کہ اول سے ذکر خیر ہی ہوتا ہے اور اگر اس خیال سے کیا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں۔تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول وقت سے رونق افروز نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو ابتدائے مجلس مبارک قیام ہی سے کیوں نہیں ہوتا اور اگر نہیں کیا تو فقط بہر ہ فولد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے وقت جلوہ افروز ہوتے اور تا قیام تشریف فرما رہتے اور فوراً لوگوں کے بیٹھتے ہی تشریف لے جاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا آنا لوگوں کے قیام و نیز میلاد خواں کے فقط بہر فولد

کہنے پر موقوف ہے کیا یہ زید کا کہنا لغو ہے یا نہیں اور اس کا کافی جواب کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب زید کی یہ سب حماقتیں جہالتیں سفاہتیں ہیں۔ مہمل ولایعنی سقوق اپنی طرف سے ایجاد کیے اور جو وجہ حقیقی ہے اس کی طرف اسے ہدایت نہ ہوئی تعظیم ذکر اقدس مثل تعظیم ذات انور ہے صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم ذات باختلاف حالات مختلف ہوتی ہے معظم کے قدم کے وقت قیام کیا جاتا ہے اور اس کے حضور کے وقت باادب اس کے سامنے بیٹھنا تعظیم ہے۔ ذکر شریف میں بھی ذکر قدوم کی تعظیم قیام سے ہے اور باقی وقت کی تعظیم باادب قعود سے ولکن الوھابیۃ قوم لایعقلون۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤں گا۔ نام ایک فرقہ کا لیا آیا وہ انہیں میں سے ہوگا یا نہیں یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کو جی چاہتا ہے یہ قول کیسا ہے اگر چہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے؟ بینوا توجروا

الجواب جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہو گیا مذاق سے کہے یا کسی دوسرے وجہ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(اس پر کوئی یہ کہے کہ ہم نے کہا کہ مٹھائی کھاؤں گا تو کہنے سے ہم نے کھایا تو نہیں اسی طرح سے اگر ہم کسی فرقہ باطلہ کا نام لیں (کہ اس فرقہ سے ہو جاؤں گا) تو اس فرقہ سے نہ ہونا چاہئے (ج) صرف کہنے سے آدمی کھاتا تو نہیں اور کفر و دین و اسلام کہنے سے ہوتی ہیں (س) اس سے لازم آتا ہے کہ اگر کافر کہے کہ مسلمان ہو جاؤں گا تو مسلمان ہو جائے گا حالانکہ نہیں (ج) کافر کے اس قول سے صرف اسلام کا پسند کرنا لازم آتا ہے اور پسند سے مسلمان نہیں ہوتا جب تک اسلام نہ لائے اور مسلمان کا دوسرا فرقہ باطلہ کو پسند کرنا لازم خود کفر ہے لہٰذا یہاں کفر پایا جائے گا وہاں اسلام نہیں پایا جائے گا جب تک اسلام نہ لائے۔

مسئلہ ۴۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نماز میں تعدیل ارکان نہ کرے یعنی رکوع کے بعد سیدھا نہ کھڑا ہو سجدہ کے بعد بیٹھنے نہ پائے کہ دوسرا سجدہ کرے بلکہ ایسا دیکھا گیا کہ اول سجدہ سے ایک دو بالشت سر اٹھایا بعدہ دوسرا سجدہ کر لیا ایسے شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب ایسی نماز قریب نہ ہونے کے ہے اور اس کا پھیرنا واجب اور پڑھنا گناہ۔ حدیث میں فرمایا کہ اگر ساٹھ برس ایسی نماز پڑھے گا قبول نہ ہوگی دوسری حدیث میں ہے:

انا نخاف لومت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہم خوف کرتے ہیں اگر تو اس حال پر مرا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہ مرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٤ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت بغیر اجازت شوہر کے مرید ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اگر بغیر اجازت ہوگئی تو کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب ہوسکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٥ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی بالغہ ہوگئی اور فی الحال کوئی کفو نہیں ملتا کہ جس کے یہاں نکاح ہو، ۔غیر کفو ملتے یعنی کم حیثیت والے یا لڑکی کے والدین سے زائد حیثیت کے ملتے ہیں مگر ذاتا کامل اچھے نہیں مثلاً لڑکے کے آباؤ اجداد اچھے تھے لیکن ان کی جورو طوائف تھی بعد نکاح اس سے یہ لڑکا ہوا تو دونوں میں کس کے یہاں کرنا بہتر ہے یا کفو کا منتظر رہے۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب فقط مالی حیثیت میں کم ہونا مانع کفائت نہیں کفو وہ نہیں ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح اس کے اولیاء کیلئے باعث ننگ وعار ہو باپ اگر شریف القوم ہے اور طوائف سے بعد اس نے نکاح کیا تو اس سے بچے کے نسب پر حرف نہیں آتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٦ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اول رکعت میں ایک رکوع یا سورہ پڑھی دوسری رکعت میں اگر اس سے مقدم کی سورہ یا رکوع زبان پر سہواً جاری ہوجائے تو اسی کو پڑھے یا موخر کی سورہ یا رکوع پڑھے اس کو چھوڑ دے اگر پڑھ کر نماز تمام کرلی تو ہوئی یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب زبان سے سہواً جس سورۃ کا ایک کلمہ نکل گیا اسی کا پڑھنا لازم ہوگیا مقدم ہو خواہ موخر خواہ مکرر ہاں قصداً تبدیل ترتیب گناہ ہے اگرچہ نماز جب بھی ہوجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٧ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ:

(۱) یہ کہ بعد اذان ثانی کے پہلے اردو اشعار پڑھ لئے جائیں بعدہ فوراً خطبہ شروع کردیا جائے۔

(۲) یہ کہ بعد خطبہ پڑھنے کے فوراً اردو پڑھیں بعدہ نماز کو کھڑے ہوں۔ **بینوا توجروا**

الجواب دونوں صورتیں خلاف سنت ہیں غیر عربی کا خطبہ میں ملانا ترک سنت متوارثہ ہے نہ ترک واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٨ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قصر روزہ نماز کے لئے کہاں تک حد رکھی گئی ہے بذریعہ ریل دو شب دو دن کے سفر میں قصر روزہ نماز ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو کتنے دن کے سفر میں قصر چاہیے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب ساڑھے ستاون میل مدت سفر ہے ریل میں ہو خواہ پیادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بوقت زوال قرآن پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب آفتاب نکلتے ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو قرآن مجید کی تلاوت کی جگہ اور ذکر الٰہی درود شریف وغیرہ پڑھیں۔ وہ تین وقت تلاوت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیت لا پر ٹھہرنا یا رکوع یا وقف کرنا کیسا ہے کیا قباحت ہے اگر جس آیت پر لا ہے رکوع کردیا جائے تو جائز ہے یا نہیں مثلاً اوپر سے پڑھتا آیا اور **صم بکم عمی فھم لا یرجعون** لا پر رکوع کردیا تو جائز ہے یا کچھ حرج بھی ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب ہر آیت پر وقف مطلقاً بلا کراہت جائز بلکہ سنت سے مروی ہے رہا رکوع اگر معنے تام ہوگئے جیسے آیہ مذکورہ میں کہ اسکے بعد دوسری تمثیل مستقل ارشاد ہوئی ہے جب تو اصلاً حرج نہیں اور اگر معنی بے آیت آئندہ کے ناتمام ہیں تو نہ چاہئے خصوصاً امثال **فویل للمصلین** لا میں کہ نہایت قبیح ہے اور **ثم رددنہ اسفل سافلین** لا میں قبح اس سے کم ہے نماز بہرحال ہوجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سوائے شراب کے بھنگ افیون۔ تاڑی۔ چرس کوئی شخص اتنی مقدار میں پئے کہ اس سے نشہ نہ آئے تو وہ شخص حرام کا مرتکب ہوا یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب نشہ بذاتہ حرام ہے نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مشابہت ہو اگرچہ حد نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے یہاں تک کہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ خالص پانی دور شراب کی طرح پینا بھی حرام ہے ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جز ڈالا جائے۔ جس کا عقل پر اصلاً اثر نہ ہو حرج نہیں بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ کردیتی ہے جو افیون کے سوا کسی بلا سے نہیں بھرتے تو خواہی نخواہی بڑھانی پڑتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۲ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سامنے سے گذرا دوسرے سے کہا صلوۃ ہوگئی اور جماعت تیار ہے اس نے کہا نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں جب یہ ذکر ایک تیسرے شخص کے سامنے ہوا اور لوگوں نے کہا یہ کلمہ کفر ہے تو اس نے کہا کہ ایسی باتوں سے کفر نہیں عائد ہوا کرتا حالانکہ یہ شخص عاقل بالغ ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب اس کہنے سے وہ شخص کافر ہوگیا اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اور یہ تیسرا بھی نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھے اور اپنی عورت سے اس کے بعد نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بعد مکان چھوڑنے اپنے دوسال کے ایک خط صرف بنام وارث زوجہ اپنی کے اس مضمون کا لکھا کہ ہم اپنی زوجہ کو طلاق دیتے ہیں اب اس کو بھی چاہئے کہ گھر سے میرے چلی جائے اب ہمارا آنا نہیں ہوگا اور اس کا نشان و پتہ نہیں کہ کہاں چلا گیا۔ حروف اس خط کا اس کے دوسرے خطوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے شبہہ کو دخل نہیں۔ آیا طلاق ہوئی یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب اگر عورت باور کرتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر ہی کا ہے تو اسے اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہے نکاح کر لے۔ **کمانص علیہ فی الھندیۃ عن محیط السرخسی۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسلام اس مسئلہ میں کہ ایام حمل میں طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو عدت اس کی کیا ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب حمل میں طلاق نہ دی جائے اگر دے گا ہو جائے گی عدت وضع حمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین دریں مسئلہ کہ امام نے سورہ الم پورے رکوع یعنی **ولھم عذاب عظیم ۵** تک پڑھی جس میں **الم ذلک الکتب لا ریب فیہ ۵ ھدی اللمتقین ٥ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ و مما رزقنھم ینفقون ٥** تک ٹھیک پڑھی بعدہ بجائے **والذین یومنون بما انزل الیک** کے **والذین یومنون بالغیب** پڑھ کر آگے بڑھ گئے اور آگے بجائے **ان الذین** کے **والذین** پڑھی اور سجدہ سہو بھی کیا نماز ہوئی یا نہیں صرف آیات مذکورہ کے پڑھنے سے نماز ہوگئی یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب نماز ہوگئی سجدہ سہو کی بھی کوئی حاجت نہ تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵٦ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی پنواڑی یا کسی سرمہ فروش کو دس یا پانچ روپے کوئی شخص دے اور اس سے کہے کہ جب تک میرا روپیہ تمہارے ذمہ رہے مجھے پان بقدر خرچ روزانہ کے دیا کرو اور جب روپیہ واپس دوگے تو مت دینا یہ صورت جائز ہے یا نہیں اور نہیں تو جواز کی کونسی صورت ہے۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب یہ صورت خاص سود اور حرام ہے۔ سود کے جواز کی کوئی شکل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۷ کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نصاب کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا بمقدار اس کے روپیہ موجود ہوں تو جب قربانی واجب ہے یا کہ اتنی مقدار کی مالیت ہو چاہے اس کے پاس کاشت ہو یا چوپائے ہوں اگر ایک شخص کے پاس ساٹھ روپیہ کی بھینس یا بیل ہے تو اس پر قربانی ہے یا نہیں کسی شخص کو ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی ہے لیکن بزمانہ قربانی ایک روپیہ قربانی ایک روپیہ بھی اس کے پاس موجود نہیں تو کیا وہ شخص قرض لے کر قربانی کرے گا یا نہیں۔علیٰ ہذا القیاس کاشت فروخت کر کے قربانی کرے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب قربانی واجب ہونے کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصلی حاجتوں کے علاوہ چھپن روپیہ کے مال کا مالک ہو چاہے وہ مال نقد ہو یا بیل بھینس یا کاشت کاشتکار کے ہل کے بیل اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہیں ان کا شمار نہ ہو۔ ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی والا آدمی قربانی کے دن چھپن روپیہ کے مال کا مالک نہ ہو یہ صورت خلاف واقعہ ہے اور اگر ایسا فرض کیا جائے کہ اس وقت وہ فقیر ہے تو اس پر قربانی نہ ہوگی اور جس پر قربانی ہے اس وقت نقد اس کے پاس نہیں وہ چاہے قرض لے کر کرے یا اپنا کچھ مال بیچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸ کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اس مسئلہ میں کہ امام کو تین آیتوں کے بعد معنیٰ میں فساد ہو گیا جیسا کہ سورہ یوسف کے شروع میں چار آیات کے بعد رایتھم کی جگہ رایتھم پڑھا اس حالت میں نماز ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب فساد معنیٰ اگر ہزار آیت کے بعد ہو نماز ہو جاتی رہے گی مگر یہاں رایتھم میں ت کا زبر پڑھنا مفسد نہیں نماز ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر اذان نہ ہوئی ہو یا ہوئی ہو مگر غلط تو نماز میں کیا خرابی ہے جب کہ ان صورتوں میں نماز پڑھی۔ نماز تراویح حافظ نابالغ پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ نابالغ اذان دے سکتا ہے یا نہیں۔ اگر دے دی ہو تو لوٹانی چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) بغیر اذانکے جماعت کرنا مکروہ ہے اور نماز مکروہ ہوگی اور اذان اگر ایسی غلط ہوئی کہ شرعاً اذان نہ ٹھہری تو وہ بھی بغیر اذان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نابالغ کے پیچھے بالغ کی کوئی نماز نہیں ہو سکتی اگر چہ تراویح یا نفل محض ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نابالغ اگر عاقل ہے کہ اس کی اذان اذان سمجھی جائے تو حرج نہیں اور اگر اس کی اذان کو اذان نہ سمجھیں نقل گمان کریں گے تو لوٹائی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بعد ختم ہوتے وقت سحری کے حقہ پیا بگمان شب کے یعنی وقت سحری کے تو اس کا روزہ ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر بعد طلوع صبح صادق پیا روزہ نہ ہوا اسے پورا کرے اور قضا رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی۔ پیتل کانسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بٹن یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں اور ان کو پہن کر نماز پڑھانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی سونے کانسے پیتل لوہے تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی کے بلا زنجیر کے بٹن مرد کو درست ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بے زنجیر کے بٹن چاندی سونے کے مرد کو جائز ہیں اور زنجیر دار منع ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۳ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص چاندی کے زنجیر دار بٹن بہ نیت زیبائش نہ پہنے بلکہ اس خیال سے پہنے کہ دوسری قسم کے بٹن جلد ٹوٹ جاتے ہیں تو پہننا درست ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اس نیت سے ناجائز جائز نہیں ہوسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہ شخص جس نے سنتیں فجر کی نہ پڑھیں ہوں اور دس بارہ منٹ طلوع میں باقی ہوں تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں اسی طرح ظہر کی سنتیں بغیر پڑھے امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب اگر وقت بقدر فرض ہی باقی ہے تو آپ ہی سنتیں چھوڑے گا پھر اگر جماعت میں کسی نے ابھی سنتیں نہ پڑھیں یا جس نے پڑھیں وہ قابل امامت نہیں تو جس نے نہ پڑھیں وہی امامت کرے گا اور اگر وقت میں وسعت ہے تو سنت قبلیہ کا ترک کرنا گناہ ہے اور اس کی امامت مکروہ۔ دس بارہ منٹ میں سنتیں اور فرض دونوں ہوسکتے ہیں سنتیں پڑھ کر نماز پڑھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۶۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے واسطے سوتے آدمی کو جگانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٦ کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اس مسئلہ میں کہ تکبیر کھڑے ہوکر سننا مسنون ہے یا بیٹھ کر؟

الجواب بیٹھ کر سنے کھڑے ہوکر سننا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٧ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام رکوع میں ہے اور ایک شخص صرف ایک تکبیر کہہ کر شامل جماعت ہوگیا تو یہ تکبیر تحریمہ یعنی اولیٰ ہوئی یا مسنونہ اس صورت میں نماز اس مقتدی کی ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب اگر اس نے تکبیر تحریمہ کہی یعنی سیدھے کھڑے ہوئے تکبیر کہی کہ ہاتھ پھیلائے تو زانوں تک نہ جائے تو نماز ہوگئی اور اگر تکبیر انتقال یعنی جھکتے ہوئے تکبیر کہی تو نماز نہ ہوگی اسے دو تکبیر کہنے کا حکم ہے تکبیر تحریمہ اور تکبیر انتقال۔ پہلی تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں اور دوسری تکبیر انتقال رکوع کو جاتے ہوئے درمختار میں ہے:

ولو وجد الامام راكعا فكبر منحنيا ان الى القيام اقرب صح و لغت نيته تكبيرة الركوع والله تعالىٰ اعلم

مسئلہ ٦٨ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے اگر وہ غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضا ہوئی جاتی ہے تو ایسی حالت میں کیا کرے؟ بینوا توجروا۔

الجواب تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور غسل کر کے پھر اعادہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٩ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی منڈانے اور خشخشی کرنے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہئے یا نہیں اور حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا۔ بینوا توجروا

الجواب داڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادۂ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٧٠ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی شرعی کتنی ہونی چاہئے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٧١ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلوع آفتاب سے کتنی دیر بعد نماز قضا پڑھنے کا حکم ہے؟

بینوا توجروا۔

الجواب طلوع کے بعد کم از کم ٢٠ منٹ انتظار واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبروں کا پختہ بنانا روا ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب میت کے گرد پختہ نہ ہو اوپر کا حصہ پختہ کردیں تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی سنی مسلمان کسی وہابی یا یہودی یا نصرانی یا کسی کافر سے بات چیت کرے یا کسی کے پاس بیٹھے یا نوکری کرے تو یہ مسلمان کافر ہو گیا یا نہیں اور اگر کافر نہ ہوا تو دوسرا شخص اس کو کافر کہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب کافر اصلی غیر مرتد کی نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی کرنا نہ پڑے جائز ہے اور دنیوی معاملہ کی بات چیت اس سے کرنا اور اس لئے کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا منع نہیں اتنی بات پر کافر بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جا سکتا ہاں مرتد کے ساتھ یہ سب مطلقاً منع ہیں اور کافر اس وقت بھی نہ ہو گا مگر یہ کہ اس کے مذہب وعقیدۂ کفر پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں شک کرے تو البتہ کافر ہو جائے گا۔ بجز ثبوت وجہ کفر کے مسلمان کو کافر کہنا سخت گناہ عظیم ہے بلکہ حدیث میں فرمایا کہ وہ کہنا اسی کہنے والے پلٹ آتا ہے۔ والعیاذ باللہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زوجہ کو اس کے والدین کے یہاں جانے کو اس وجہ سے منع کرتا ہے کہ ایک مکان ہے جس کا دروازہ اور صحن بھی ایک ہے جس میں زید کی زوجہ کے والدین ہیں اور دو غیر شخص کرایہ دار ہیں ایسی صورت میں زید کو اپنی زوجہ کے شرعاً روک لینے کا حکم ہے یا نہیں اگر بلا اجازت زید کی زوجہ چلی جائے تو زید کیا سزا دے سکتا ہے؟

الجواب اگر وہاں شرعی پردہ کا بندوبست ہو سکتا ہے تو زید اس کا بندوبست کرے اور عورت کو آٹھویں دن ماں باپ کے پاس صرف دن میں جانے کی اجازت دے رات کو وہاں نہ رہے ایسی حالت میں اتنے جانے سے نہیں روک سکتا اور اگر روکے تو عورت آٹھویں دن بلا اجازت بھی بندوبست پردہ کے ساتھ دن کے دن جا کر واپس آسکتی ہے زید اگر اتنی بات پر سزا دے گا۔ ظالم ہو گا۔ اور وہاں اگر شرعی پردہ کا بندوبست نہیں ہو سکتا تو بلاشبہ زید روک سکتا ہے بلکہ روکنے کا حکم ہے۔ اور عورت اگر بلا اجازت چلی جائے تو جب تک واپس نہ آئے اس کا نان ونفقہ ساقط ہے اور زید اسے جائز سزا دے سکتا ہے کہ اولاً سمجھائے۔ نہ مانے تو اس سے الگ سوئے نہ مانے تو مارے مگر نہ مونھ پر نہ ایسا کہ ضرب شدید ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ذکر جلی کرنا جائز ہے یا نہیں اور آواز کس قدر بلند کرسکتا ہے کوئی حد معین ہے یا نہیں، حلقہ باندھ کر ذکر کرتے کرتے کھڑے ہوجانا اور سینہ پر ہاتھ مارنا، ایک دوسرے پر گر پڑنا، لپیٹ جانا، رونا، زاری کی دھوم مچنا کیسا ہے۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب ذکر جلی جائز ہے حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو یا کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو تکلیف پہنچے اور ذکر کرتے کرتے کھڑا ہوجانا وغیرہ افعال مذکورہ اگر بحالت وجد ہوں صحیح ہیں کوئی حرج نہیں اور معاذ اللہ ریا کے لئے بناوٹ ہیں تو حرام **بینهما وسط الایذکر للحرام** ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک شخص نماز نہیں جانتا اور نہ کلمہ یاد ہے اور جو اس سے کہا جاتا ہے کہ کلمہ یاد کرو اور نماز سیکھو تو کہتا ہے کہ ہم نہیں سیکھیں گے اور نہ ہم سے یاد ہوگا اور نہ ہم سے ہوسکے گا۔ پس شرعاً کیا حکم ہے بتفصیل تحریر فرمایئے۔ اور وہ ایک انگریز کے یہاں ملازم ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب اس کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہئے جس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کو کہا جائے اور وہ انکار کرے اس کی نسبت علما نے حکم کفر لکھا ہے نہ کہ جو کلمہ سیکھنے ہی سے انکار کرے۔ والعیاذ باللہ۔ **واللہ تعالیٰ اعلم۔**

مسئلہ ۷۶ فرماتے ہیں علمائے دین کہ برائے تعلیم مناظرہ دو سنی۔ ایک سنی اور ایک وہابی بن کر مباحثہ کریں ایک وہابیہ کے اعتراضات یا ان کی طرف سے جوابات پیش کرے۔ دوسرا سنیوں کی طرف سے تو جائز و بہتر ہے یا نہیں علی ہذا القیاس دوسرے بدمذہبوں کے مباحث مجلس عام نہ ہوگی۔ طلب ہوں گے اگرچہ مبتدی؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب بلکہ اکراہ وہابی بننا وہابی ہونا ہے۔ کافر بننا کافر ہونا ہے مناظرہ کا تمرن سانگ یا ٹھیر نہیں کہ وہابی ہی بن کر ہو وہاں اگر وہابی بننا نہ ہوا اور تمرن کے لئے وہابیہ کے شبہات ایک دوسرے پر پیش کرکے جواب سنے اور بحث کرے تو تین شرطوں سے جائز ہے:

(ا) یہ شبہات پیش کرنے والا مستقل مستقیم متصلب سنی ہو ایسا نہ ہو کہ کوئی شبہ خود اس کے قلب میں خدشہ ڈال کر متزلزل کردے کہ بحث بالائے طاق ایمان ہی جائے۔

(ب) جب جواب شافی پالے بات نہ پالے کہ عناد مطلقاً حرام ہے نہ کہ ایسی صورت میں۔

(ج) وہاں طلبہ خواہ غیر کوئی ایسا نہ ہو جس پر اس سے فتنہ وتذبذب کا اندیشہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں اکثر مسلمان اپنی لاعلمی سے مشرکین کی بابت کہتے ہیں۔فلاں شخص فلاں کام میں یا اخلاق میں اچھا ہے یہ کہنا مسلمان کا کس حد تک جائز ہے اور کیا گناہ اس کے ذمہ عائد ہوتا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب کسی دنیوی کام کہنا مثلاً کہنا تیرتا اچھا ہے یا گھوڑے پر اچھا چڑھتا ہے یا اچھا تولتا ہے حرج نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۸ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک طالب علم جس کا عرصہ قریب تین سال کا ہوا انتقال ہو گیا اس کی تجہیز وتکفین اہل محلہ کی جانب سے ہوئی تھی اس کے پاس کچھ سامان جو کہ اس کا ذاتی تھا کچی بستر و چند کتابیں اور چار روپیہ نقد نکلے جو کہ اہل محلہ میں سے ایک شخص کے پاس امانتاً اب تک جمع ہے اس سامان وغیرہ کی بابت اس کے ورثہ کو مدرسہ منظر اسلام کے طالب علموں کے ذریعہ سے اطلاع دی گئی لیکن اس وقت تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں پایا گیا لہٰذا اس سامان کو کسی دوسرے طالب علم کے صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب تلاش ورثہ میں کوشش کی جائے جب ناامیدی ہو جائے کسی غریب سنی طالب علم کو دے دیا جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم وابدہم وایدہم اس مسئلہ میں کہ ایک سنیوں کے محلہ میں بکر قادیانی آکر بسا زید سنی نے مردوں عورتوں کو اس کے گھر میں جانے سے اس سے خلاملا میل جول حصہ بخرہ رکھنے سے منع کیا ہندہ جس کے بیٹے وغیرہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہیں اس نے کہا کہ بڑے نمزیہ پڑھ کر ملا ہو گئے ہم عذاب ہی بھگت لیں گے۔اس بے چارے قادیانی کو دق کر رکھا ہے تو اب ہندہ کا کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب ہندہ نماز کی تحقیر کرنے اور عذاب الٰہی کو ہلکا ٹھہرانے اور قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گئی۔اپنے شوہر پر حرام ہو گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک قادیانی مذہب ایسی جگہ آباد ہوا جہاں بالکل قطعاً مسلمان رہتے ہیں وہ قادیانی مسلمانوں کو بہکانا چاہتا ہے نیز ان کے یہاں کا اصول بھی یہی ہے کہ ناسمجھ مسلمانوں کو اخلاق و نرمی سے اپنی طرف کھینچ کر بہکا لیتے ہیں اس خوف سے جمیع مسلمانوں نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی اور کسی نے اس سے میل جول نہ رکھا مگر اسی محلہ کا ایک سقہ اس قادیانی سے مانوس ہوگیا اس کی بی بی نے اپنے شوہر سقہ کو منع کیا اور کہا ہم کو تم کو خدا اور رسول سے کام پڑے گا۔ ایسے بدمذہب سے علیحدہ رہو اور پانی بھی اس کے یہاں نہ بھرو ایک روپیہ مہینہ نہ سہی اور پروہ سقہ اپنی بی بی کو طلاق دینے کے لئے تیار ہوگیا اور کہنے لگا تو میرے مکان سے نکل جا میں تو اس قادیانی سے ایسا ہی ملوں گا اور پانی بھروں گا گو میرے تمام ٹھکانے چھوٹ جائیں مگر میں اس کو نہ چھوڑوں گا ہاں اگر سارے شہر کے بہشتی ایسا ہی کریں اور چھوڑ دیں تو میں بھی چھوڑ دوں ورنہ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ بلکہ اگر وہ قادیانی سور کھائے گا تو میں بھی سور کھاؤں گا۔

سوال یہ ہے کہ جن مسلمانوں نے اس سے ترک سلام و کلام کردیا ہے ان کے واسطے از روئے شریعت کیا جزا ملے گی اور سقہ کے واسطے شریعت پاک کیا حکم ہے۔ **بینوا توجروا**۔

الجواب مسلمانوں کے لئے ثواب عظیم اور اس فعل سے اللہ و رسول کی رضا ہے جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سقہ اشد گنہگار و مستحق عذاب نار ہے سقاؤں اور ان کے چودھری کو لازم ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے برادری سے نکال دیں اللہ عزوجل فرماتا ہے **ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۱ کیا ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ کا اس مسئلہ میں کہ زید بدمذہبوں کے یہاں کا کھانا علانیہ کھاتا ہے بدمذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خود سنی ہے اس کے پیچھے نماز کیسی ہے اور اس کی تراویح سننا کیسا ہے؟ **بینوا توجروا**۔

الجواب اس صورت میں فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ جہیز کس کا حق ہوتا ہے لڑکی والوں کا یا لڑکے والوں کا بعد وفات زوجہ کے اس کے جہیز میں تقسیم فرائض ہوگی یا نہیں۔ زید جو سلیمہ کا شوہر تھا سلیمہ کے مرنے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے اس کو کھلایا پلایا ہے لہٰذا جہیز میرا حق ہے یہ قول زید کا صحیح ہے یا باطل اگر جہیز میں تقسیم فرائض نہ ہو تو آیا صرف والدین کو ملے گا یا اور کس کس کو۔ **بینوا توجروا**۔

الجواب جہیز عورت کی ملک ہے اس کے مرنے پر حسب شرائط فرائض ورثہ پر تقسیم ہوگا زید کا دعویٰ باطل محض ہے نفقہ کے عوض میں کچھ نہیں لے سکتا کہ نفقہ اس پر شرعاً واجب تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اہل سنت کہ ایک مسجد کا حوض اس طرح پر ہے کہ نصف حوض کے داہنے بائیں صحن مسجد ہے اور نصف کے اردگرد صرف زمین مقام الف میں سڑھیاں ہیں زید کو مرض ہے کہ اگر ڈھیلہ لے کر فوراً علی الاتصال پانی سے استنجا نہ پاک کرے تو قطرہ آجاتا ہے اب وہ استنجاہ کرتا ہوا آیا ہے پانی حوض میں بہت نیچا ہوگیا ہے اور ادھر ادھر لوٹوں میں وضو کا بچا ہوا پانی رکھا ہے مقام ب سے فصل مقام الف تک ہاتھ میں ڈھیلا ہے درحالیکہ رزائی یا چادر وغیرہ اوڑھے ہو جا کر پانی لا سکتا ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

نقشہ یہ ہے۔

صحن مسجد

الف د

ب ج

الجواب جب کہ حوض کی فصیل ہی پر گیا اور چادر اوڑھے ہے صحن مسجد میں قدم نہ رکھا یوں جا کر پانی لے آیا اور غسل خانہ میں استنجاہ کیا تو اصلاً کسی قسم کا حرج نہیں فصیل حوض مسجد سے خارج ہے وہ لہٰذا اس پر وضو اذان بلا کراہت جائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رشتہ داروں کی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں اور کن کن سے ناجائز ہے مفصل تحریر فرمادیں۔ **بینوا توجروا**۔

الجواب یہ شخص جن کی اولاد میں ہے جیسے باپ دادا نانا یا جو اس کی اولاد میں ہو جیسے بیٹا پوتا نواسا ان کی بیبیوں سے نکاح حرام اور خسر کی بی بی سے بھی حرام ہے جب کہ وہ اپنی زوجہ کی حقیقی ماں ہو باقی رشتہ داروں کی بیبیوں سے ان کی موت یا طلاق و انقضائے عدت کے بعد نکاح جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل سنت وجماعت کو رافضیوں سے ملنا جلنا کھانا پینا اور رافضیوں سے سودا سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص سنی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کی نسبت شرعا کیا حکم آیا ہے وہ شخص دائرہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے یا نہیں اور شخص مذکورہ بالا سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات منقطع کرنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں کما بیناہ فی رد الرفضہ ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں ان سے میل جول نشست برخاست سلام کلام سب حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین انعام ۶۸

حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سیاتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ یطعنون السلف لا یشھدون جمعۃ ولا الجماعۃ فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم

عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بدلقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا۔ سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا ان کے ساتھ نہ کھانا۔ نہ ان کے پاس پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔

جو سنی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶ کتبارک صرف رجب شریف میں ہو سکتی ہے یا جب چاہیں کر لیں اور اگر میت پر اتنی قضا نمازیں یا روزے ہوں کہ اس کے غریب ورثا ہر نماز کے بدلے ۱۷۵-۲/ اروپیہ بھر گیہوں نہ دے سکیں تو اسقاط کا کیا طریقہ ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب تبارک ہر مہینہ میں ہو سکتی ہے یہ تعینات بغرض تحفظ و یاد دہانی ہوتے ہیں، اور میت کے ورثا جس قدر پر قادر ہوں مسکین کو بہ نیت کفارہ دے کر قابض کر دیں اور بعد قبضہ اپنی طرف سے وارث کو ہبہ کر دے وارث بعد قبضہ پھر بہ نیت کفارہ مسکین کو دے اسی طرح دور کریں یہاں تک کہ مقدار مطلوب ادا ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۷ کہ علمائے اسلام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ افیون کی تجارت اور اس کی دکان کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب افیون کی تجارت دوا کے لئے جائز اور افیونی کے ہاتھ بیچنا نا جائز ہے۔ **لان المعصية تقوم بعينه و كل ماكان كذلك كره بيعه كما في تنوير الابصار۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ (۱) پیر سے پردہ ہے یا نہیں (۲) ایک بزرگ عورتوں سے بغیر حجاب کے حلقہ کراتے ہیں اور حلقہ کے بیچ میں بزرگ صاحب بیٹھتے ہیں توجہ ایسی دیتے ہیں عورتیں بے ہوش ہو جاتی ہیں اچھلتی کودتی ہیں اور ان کی آواز مکان سے باہر دور سنائی دیتی ہے ایسی بیعت ہونا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۲) یہ صورت محض خلاف شرع و خلاف حیا ہے ایسے پیر سے بیعت نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زندگی کا بیمہ کرنا شرعاً جائز ہے یا حرام صورت اس کی یہ ہے کہ جو شخص زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اس سے یہ قرار پاجاتا ہے کہ ۵۵ سال یا ۶۰ سال یا ۵۰ سال کی عمر تک مبلغ دو ہزار روپیہ چار یا چھ روپیہ ماہوار کے حساب سے تنخواہ میں سے وضع ہوتے رہیں گے اگر وہ شخص ۵۵ سال تک زندہ رہا تو خود اس کو اور اگر معیار مقرر کر کے اندر مر گیا تو اس کے ورثا کو دو ہزار روپیہ یکمشت ملے گا خواہ وہ بیمہ کرانے کے بعد اور اس کی منظوری آنے کے بعد فوراً ہی مر جائے اور اگر معیار مقرر تک زندہ رہا تو بھی وہی دو ہزار ملے گا۔ بیمہ گورنمنٹ کی جانب سے ہو رہا ہے کسی کمپنی وغیرہ کو اس سے تعلق نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب جب کہ یہ بیمہ صرف گورنمنٹ کرتی ہے اور اس میں اپنے نقصان کی کوئی صورت نہیں تو جائز ہے کوئی حرج نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے سبب اس کے ذمہ کسی خلاف شرع احتیاط کی پابندی نہ عائد ہوتی ہو جیسے روزوں یا حج کی ممانعت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارہ میں کہ زید کا دادا پٹھان تھا دادی اور والدہ سیدانی اس صورت میں زید سید ہے یا پٹھان۔ بینوا توجروا۔

الجواب شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا اگرچہ اس کی ماں اور دادی اور پردادی سب سیدانیاں ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے:

من ادعی الی غیر ابیه فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا هذا مختصرا

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپکو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔

بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن و امام حسین اور ان کے حقیقی بھائیوں بہنوں کو عطا فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر جو ان کی خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں اس لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں نہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ صفر کے اخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی بنابر اس کے اس روز کھانا شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں علی ہذا القیاس مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں کہیں اس روز کو نحس و مبارک جان کر گھر کے پرانے برتن گلی توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ و چھلہ چاندی کے اس روز کی صحت بخشی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مریضوں کو استعمال کراتے ہیں یہ جملہ امور بربنائے صحت پانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل میں لائے جاتے ہیں لہذا اصل اس کی شرع میں ثابت ہے کہ نہیں اور فاعل عامل اس کا بربنائے ثبوت یا عدم مرتکب معصیت ہوگا یا قابل ملامت وتادیب۔ بینوا توجروا۔

الجواب آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یابی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے اخر اربعاء من الشهر یوم نحس مستمر اور مروی ہوا ابتدائی ابتلائے سیدنا ایوب علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم ۸۰ دن تھی اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ و اضاعت مال ہے بہرحال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۲ نماز کے وقت مسجد میں تمام نمازی کسی شخص کے آنے پر تعظیماً کھڑے ہونا اور حد مثل سجدے کے قدموں پر سر رکھ کر بوسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب عالم دین اور سلطان الاسلام اور علم دین میں اپنا استاذ ان کی تعظیم مسجد میں بھی کی جائے گی اور مجالس خیر میں بھی اور تلاوت قرآن عظیم میں بھی عالم دین کے قدموں پر بوسہ دینا سنت ہے اور قدموں پر سر رکھنا جہالت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۳ کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ اگر زوجہ کے نان ونفقہ وغیرہ کے اخراجات کا بار زوج کا والد یا کوئی عزیز دار اٹھاتا ہو اور وہ عورت کو والدین کے یہاں جانے کی اجازت دے تو خاوند زوجہ کو جانے سے روک سکتا ہے اور عورت بلا اجازت خاوند کے جانے سے گنہگار ہوگی یا زوج کو روکنا جائز نہیں ہے اور زوجہ جانے سے گنہگار نہ ہوگی۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب اگر مہر معجل نہ تھا یا جس قدر معجل تھا ادا ہو گیا تو چند مواضع حاجت شرعیہ جن کا استثنا فرما دیا گیا مثلاً والدین کے یہاں آٹھویں دن دیگر محارم کے یہاں سال پیچھے دن کے دن کو جانا اور شب شوہر ہی کے یہاں کرنا وغیرہ ذلک ان کے سوا کسی جگہ عورت کو بے اِذن شوہر جانے کی اجازت نہیں اگر جائے گی گنہگار ہوگی شوہر روکنے کا اختیار رکھتا ہے اگرچہ نفقہ کا بار دوسرا شخص اٹھاتا اور وہ دوسرا عورت کو جانے کی اجازت دیتا ہو اس کی اجازت مہمل ہوگی اور شوہر کی ممانعت واجب العمل، علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بعد ادائے مہر معجل عورت مطلقاً پابند شوہر ہے اس میں کوئی قید وتخصیص ادائے نفقہ معجل وتکفل حوائج کی نہیں فرماتے درمختار میں ہے:

لها الخروج من بيت زرجها للحاجة ولها زيادة اهلها بلا اذنه مالم تقبض المعجل فلا تخرج الالحق لها اوعليها او زيادة ابويها كل جمعة مرة او المحارم كل سنة ولكونها قابلة اوغاسلة لافيما عداذلک

ردالمحتار میں ہے:

قوله فلا تخرج جواب شرط مقدرای فان قبضه فلا تخرج الخ

والد کا متکفل نفقہ پسر وزن پسر ہونا تو ہمارے بلاد میں معمول ہے اور دیگر بعض اعزا بھی تبرعاً تکفل کریں تو یہ ضرور نہیں کہ شوہر نفقہ دینے سے منکر ہو علمائے کرام تو اس صورت میں کہ شوہر نے ظلماً انفاق سے دست کشی کی یہاں تک کہ عورت محتاج نالش ہوئی تا آنکہ شوہر کو نفقہ دینے پر مجبور کرنے کے لئے جس کی درخواست دی اور حاکم نے شوہر کا تعنت دیکھ کر اسے قید کر دیا اس صورت میں تصریح فرماتے ہیں کہ عورت شوہر ہی کے گھر رہے بلکہ عورت پر واقعی اندیشہ فساد ہو تو شوہر قید خانہ میں اپنے پاس رکھنے کی درخواست کر سکتا ہے۔ اور مجلس میں مکان تنہائی ہو تو حاکم عورت کو حکم دے گا کہ وہیں اس کے پاس رہے ہندیہ میں ہے:

لوفرض الحاكم النفقه على الزوج فامنع من دفعها وهو موسرو طلبت المراة حبسه له ان يحبسه كذا في البدائع واذا حسبه لاتسقط عنه النفقة و تومر بالاستدانة حتى ترجع على الزوج فان قال للقاضي احبسها فان لي موضعافي المجلس خاليا فالقافي لا يحبسها معه ولكنها تصبر في منزل الزوج و يحبس الزوج لها كذا في المحيط

درمختار میں ہے:

وفي البحرعن مال الفتاوى ولو خيف عليهما الفساد تحبس معه عندالمتاخرين

توجب صریح ظلما نفقہ نہ دینے پر بھی عورت پابند شوہر ہی رہی تو صورت سوال میں کیونکر خود مختار ہوسکتی ہے نفقہ نہ دینا رافع پابندی ہوتو نفقہ نہ دینا مسقط نفقہ ہوجائے اور عورت کو ہرگز دعوٰی نفقہ کا اختیار نہ رہے کہ نفقہ جزائے پابندی ہے جب پابندی نہیں نفقہ کس بات کا

درمختار میں ہے:

النفقة جزاء الاحتباس وكل محبوس لمنفعة غيره يلزمه نفقة كمفت وقاض ووصى. زيلعي الخ اقول واياك ان تتوهم ان النفقة اذا كانت جزاء الحبس فاذا عدمت عدم و ذلك لان وجوبها متفرع عنه فوجوب الاحتباس عليها متقدم على وجوب النفقة عليه لا ان لاحتباس متفرع على الانفاق فان عدم عدم وبالجملة ان كان اللازم فوجوب الانفاق لاوقوعه فبرفع الوقع لايرتفع الملزوم. والله تعالىٰ اعلم

مسئلہ ۹٤ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کاشتکاروں پر بابت بقایا لگان یا کسی قرض دار پر بابت قرض نالش کرنے پر جو خرچ کچہری بابت محنتانہ وغیرہ علاوہ اصل رقم کے دلادے وہ لینا سوائے سود کے کیسا ہے؟

(ب) زید سے خالد پندرہ ہزار روپیہ تجارت کے لئے مانگتا ہے کہ میں سو روپیہ ماہوار نفع دوں گا خواہ نفع ہو یا نہ ہو۔ زید کو یہ نفع لینا کیسا ہے سود تو نہ ہوگا اس طرح نفع لینے کے جواز کی کوئی صورت شرعاً ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(الف) خرچہ جو مدعی کو دلایا جاتا ہے اسے لینا حرام ہے۔ والمسئلة في العقود ہاں قرض دار کاشتکار یا کفارہوں تو لے سکتا ہے۔ لعدم العصمة واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ب) یہ صورت حرام قطعی اور خالص سود ہے نفع لینا چاہے تو مضاربت کرے کہ اتنے روپے تمہیں دیئے ان سے تجارت کرو جو نفع ہو وہ نصف یا ثلث یا ربع یا اس قدر جو حصہ نامعین قرار پایا مجھے دیا کرو جو اسے نفع ہوگا اتنا حصہ اسے دینا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی منکوحہ عورت خالد کے ساتھ بھاگ گئی اور آٹھ دس برس کے بعد چند لڑکے اور لڑکیاں لے کر آئیں زید کا انتقال ہو گیا وہ اُولاد زید کی اُولاد شرعاً متصور ہو کر زید کا ترکہ پائے گی یا بوجہ اُولاد الزنا ہونے کے ترکہ سے محروم رہیں گے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب بچہ اپنی ماں کا یقینی جز ہے جس میں شک واحتمال کو اصلاً گنجائش نہیں یہ کہہ سکتے کہ جو بچہ اس عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا شاید کسی دوسرے کا ہو اور باپ کی جزئیت جب تک خارج سے کوئی دلیل قاطع مثل اخبار خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم قائم ہو نظر بہ حقیقت ظنی ہے۔ اگرچہ بحسب حکم شرعی وعرفی کالقطعی ہے جس میں تشکیک مخذول ونامقبول۔ **الولد للفراش والناس امناء علی انسابھم۔** ولہٰذا نسب پر شہادت بتسامع وشہرت روا ہے پھر بھی اسی فرق حقیقی کا ثمرہ ہے کہ روزِ قیامت شان ستارے جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کی نسبت کرکے پکارے جائیں گے یہی فرق ہے کہ قرآن عظیم نے امہات کے حق میں تو اخباراً فرمایا **ان امھتھم الالی ولدتھم** **(ترجمہ)** ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں حق آباء میں صرف انشاء فرمایا **ادعوھم لا بائھم ھوا قسط عنداللّٰہ** **(ترجمہ)** ''انہیں ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارو یہ زیادہ انصاف کی بات ہے اللہ کے یہاں۔'' نیز اس فرق کے ثمرات سے ہے کہ جانوروں میں نسب ماں سے ہے زید کا گھوڑا اور عمرو کی گھوڑی ہو تو بچہ عمرو کی ملک ہوگا نہ زید کی وان **کان ھنا وجہ اخوانہ ینفصل منھا حیوانا ومنہ ماء مھینا** ۔ مگر کرامت انسان کے لئے رب عزوجل نے نسب باپ سے رکھا ہے کہ بچہ محتاج پرورش ہے محتاج تربیت ہے محتاج تعلیم ہے اور ان باتوں پر مردوں کو قدرت ہے نہ عورتوں کو جن کی عقل بھی ناقص دین بھی ناقص اور خود دوسرے کی دست نگر ولہٰذا بچہ پر رحمت کے لئے اثبات نسب میں ادنیٰ بعید سے بعید ضعیف سے ضعیف احتمال پر نظر رکھی کہ آخر امر فی نفسہ عندالناس محتمل ہے قطع کی طرف انہیں راہ نہیں غایت درجہ وہ اس پر یقین کر سکتے ہیں کہ فلاں عورت نے جماع کیا اس نذر اور بھی سہی کہ اس کا نطفہ اس کے رحم میں گرا پھر اس سے بچہ اس کا ہونے پر کیونکہ یقین ہوا ہزار بار جماع ہوتا ہے نطفہ رحم میں گرتا ہے اور بچہ نہیں بنتا تو عورت جس کے پاس اور جس کے زیر تصرف ہے اس میں بھی احتمال ہی ہے اور شوہر کہ دور ہو احتمال اس کی طرف سے بھی قائم ہے ممکن ہے کہ وہ طی ارض پر قدرت رکھتا ہو کہ ایک قدم میں دس ہزار کوس جائے اور چلا آئے۔ ممکن کہ جن اس کے تابع ہوں۔ ممکن کہ صاحب کرامت ہو۔ ممکن کہ کوئی عمل ایسا جانتا ہو۔ ممکن کہ روح انسانی کی طاقتوں سے کوئی باب اس پر کھل گیا ہو۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ یہ احتمالات عادتاً بعید ہیں مگر وہ پہلا احتمال شرعاً واخلاقاً بعید ہے زنا کے پانی کے لئے شرع میں کوئی عزت نہیں تو بچے اُولاد زانی نہیں ٹھہر سکتے اُولاد اس کی قرار پانی ایک عمدہ نعمت ہے جسے قرآن عظیم نے بلفظ ہبہ تعبیر کیا کہ یھب لمن یشاء ذکورا اور زانی اپنی زنا کے باعث مستحق غضب وسزا ہے نہ کہ مستحق ہبہ وعطا ولہٰذا ارشاد ہوا وللعاہر الحجر۔ زانی کے لئے پتھر تو اگر احتمال بعید از روئے عادت کو اختیار نہ کریں بے گناہ بچے ضائع

ہو جائیں گے کہ ان کا کوئی باپ مربی معلم پرورش کنندہ نہ ہوگا لہٰذا ضرور ہوا کہ دو احتمالی باتوں میں کہ ایک کا احتمال عادتاً قریب اور شرعاً واخلاقاً بہت بعید سے بعید اور دوسری کا احتمال عادتاً بعید اور شرعاً واخلاقاً بہت قریب سے قریب اسی احتمال ثانی کو ترجیح بخشیں اور بعد عادی کے لحاظ سے بعد شرعی واخلاقی کو کہ اس سے بدرجہا بدتر ہے اختیار نہ کریں اس میں کونسا خلاف عقل وروایت ہے بلکہ اس کا عکس ہی خلاف عقل وشرع واخلاق ورحمت ہے لہٰذا عام حکم ارشاد ہوا کہ الوالد للفراش وللعاهر الحجر لہٰذا اگر زید اقصی مشرق میں ہے اور ہندہ منتہائے مغرب میں اور بذریعہ وکالت ان میں نکاح منعقد ہوا ان میں بارہ ہزار میل سے زیادہ فاصلہ اور صدہا دریا پہاڑ سمندر حائل ہیں اور اسی حالت میں وقت شادی سے چھ مہینے بعد ہندہ کے بچہ ہوا بچہ زید ہی کا ٹھہرے گا اور مجہول النسب یا والدالزنا نہیں ہوسکتا درمختار میں ہے:

قدا كتفوا بقيام الفراش بلا خلو كتزوج المغربى بمشرقيه بينهما سنته فولدت لستة اشهر مذتزوجها لتصوره كرامة واستخدا مافتح

ردالمحتار میں ہے:

قوله بلا دخول المراد نفيه ظاهر اوالا فلا بدمن تصوره و امكانه

فتح القدیر میں ہے:

والتصور ثابت فى المغربية لثبوت كرامات اولاولياء والاستخدامات فيكون صاحب خطواة اوجنى

صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے:

كان عتبه بن ابى وقاص (اى الكافر الميت على كفره) عهد الى اخيه سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه ان ابن وليدة زمعة منى فاقبضه اليک (اى كان زنى بها فى الجاهلية فولدت فاوصى اخاه بالواد) فلما كان عام الفتح اخذه سعد فقال انه ابن اخى وقال عبد ابن زمعة اخى ابن وليدة ابى ولد على فراشه فقال رسول الله ﷺ اخوک يا عبد بن زمعة من اجل انه ولد على فراش ابيه اه مختصرا مزيد امابين الهلالين

بالجملہ ان میں جو بچے زید کی زندگی میں پیدا ہوئے یا زید کی موت کے بعد عدت کے اندر یا چار مہینے دس دن پر عورت نے عدت گذر جانے کا اقرار نہ کیا ہو تو موت زید سے دو برس کے اندر یا اقرار انقضائے عدت کرچکی ہو تو اس دن سے چھ مہینے کے اندر پیدا ہوئے ہوں وہ سب شرعاً اولاد زید قرار پائیں گے اور زید کا ترکہ ان کو ملے گا ہاں جو موت زید سے دو برس کے بعد یا بصورت اقرار زن یا انقضائے عدت اس دن سے چھ مہینے کے بعد پیدا ہوئے وہ نہ اولاد زید ہیں نہ اس کا ترکہ پائیں درمختار میں ہے:

يثبت نسب ولد معتدة الموت لاقل منهما (اى من سنتين ش) من وقت الموت اذا كانت كبيرة ولو غير مدقول بها وان لاكثر منهما من وقته لا يثبت بدائع و كذا المقرة لمفتيها لولاقل من اقل مدته من وقت الاقرار للمتقين يكذبها والا لا لاحتمال حدوثه بعد الاقرار مد ملخصا والله تعالىٰ اعلم و علمه جل مجده اتم واحکم

مسئلہ ۹۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں آیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عقیقہ و ختنہ میں لوگوں کو بغرض ادائے ان سنن کے بلاتے تھے یا نہیں اگر نہیں بلاتے تھے تو یہ بدعت سیئہ ہے یا نہیں؟ وقت رخصتی جیسا کہ ہندوستان میں رسم بھات کی ہے آیا ان کی کچھ اصلیت ثابت ہے؟ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت بھی کچھ کھانا تقسیم کیا گیا تھا یا نہیں؟ اور نیوتے کی رسم شرعا جائز ہے یا نہیں؟ آیا یہ بات کہ شارع علیہ السلام نے دعوت ولیمہ کی بابت فرمایا اور خود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار اس پر عمل کیا اور کبھی صاجزادیوں کی رخصتی میں کھانے کی بابت نہ فرمایا اور نہ کیا اس کے بدعت سیئہ ہونے کے لئے کافی نہیں؟

الجواب عقیقہ شکر نعمت ہے اور نعمت کے لئے اعلان کا حکم قال الله تعالى واما بنعمت ربك فحدث اور دعوت موجب اعلان اور بدعت سیئہ وہ ہے کہ رد سنت کرے نہ وہ کہ تائید کمانص علیه الائمة قدیما و حدیثا منهم حجة الاسلام فی احیاء والعلامة سعد فی شرح المقاصد والسید عارف بالله عبدالغنی الحدیقة الندیة لا جرم ردالمحتار میں فرمایا:

بحق عقيقه مزق لحمانيا اوطبخه مع اتخاذ دعوة اولا

یوہیں ختنہ کا اعلان سنت ہے:

كما ان السنته فى الخفاض الخلفاء

علمانے دعوتیں گیارہ گنائیں ان میں دعوت ختنہ ودعوت عقیقہ بھی ہے بعض نے آٹھ گنیں ان میں یہ دونوں داخل شرح شرعۃ الاسلام میں ہے۔

قيل الضيافية ثمانية الولمية العرس والاعذار للختان و العقيقة لسابع الولادة الخ

علمانے مطلقاً اجابت دعوت کو سنت فرمایا ولیمہ ہو یا اور بنایہ پھر طحطاوی پھر ردالمحتار میں ہے۔

اجابة الدعوة وليمة اوغيرها نکاح کے بھی اعلان کا حکم ہے۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا النکاح۔ رواہ احمد و ابن حبان والطبرانی والحاکم و ابو نعیم عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہما سند احمد صحیح و زاد الترمذی والبیھقی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بلدفوف

اور لڑکے والوں ہی کے ساتھ خاص نہیں دونوں طرف اعلان چاہئے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما۔

قال نکحت عائشۃ ذات قرابۃ لھما من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال اھدیتم انفتاۃ قال نعم قال ارسلتم معھا من تغنی الحدیث

اور طعام موجب جمع ہے اور جمع موجب اعلان معہذا اطعام حاضرین سنن اہل کرم ومروت سے ہے خصوصا جبکہ طول اقامت ہو اتباع فعل میں ہے علی تفضیل فیہ نہ عدم فعل میں فانہ غیر ماموربل ولا مقدور کمافی الغمز العیون۔

خصوصاً امورعادیہ اور حکم ہے خالقوا الناس باخلاقھم علما فرماتے ہیں الخروج عن العادۃ شھرۃ و مکروہ رب عزوجل فرماتا ہے ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا جو نہ اٰتی ہے نہ نہی وہ نہ خذوا میں داخل نہ انتھوا میں یعنی نہ واجب نہ منع بلکہ مباح ہے یہ تمام مباحث ہمارے رسائل اردو وہابیت میں طے ہو چکے۔ ہاں نیت مذموم یا باعث مذموم یا طور مذموم پر ولیمہ بھی ہو تو وہ بھی مذموم ہو جائے گا۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ مع ھذا فرمایا ومن لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ و رسولہ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نیوتے کی رسم ایک محمود قصد یعنی معاونت اخوان سے رکھی گئی کہ وقت حاجت ایک کا کام سو کی اعانت سے نکل جائے نہ اس پر سارا بار ہو نہ سوال وغیرہ حرج وعار ہو۔ پھر معاونوں میں جسے یہ معاملہ پیش آئے وہ معاون اور باقی اخوان اس کی اعانت کریں وہکذا اس میں جب کہ عرفاً معاوضہ مقصود ہو قرض ہے اور اس کی ادا واجب۔ فان المعروف کالمشروط۔

فتاوے خیریہ میں ہے:

اسئل فیما اعتمادہ الناس فی الاعراس والافراح والرجوع من الحج من اعطاء الثیاب والدراھم وینتظرون بہ لہ عندھما یقع لھم مثل ذلک ماحکمہ اجاب ان کان العرف شائعا فیما بینھم انھم یعطون ذلک لیا خذ بدلہ کان حکمہ کحکم القرض الخ

اسی میں ہے:

ان کان العرف قاضیا بانھم یدفعونہ علی وجہ الھبۃ ولا ینظرون فی ذلک الی اعطاء البدل فحکمہ حکم الھبۃ الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۷ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کتاب ارشاد رحمانی تصنیف مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ جن کی بابت ان کے پیر بھائی نے مجھ سے کہا کہ وہ اب سابق افعال وکوشش متعلق ندوہ سے تائب ہو گئے ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم متعلق حالات مولانا فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ بخاری شریف کے سبق حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے ذکر پر احمد میاں نے کہا کہ کرشن کے سولہ ہزار گوپیاں تھیں۔ اس پر مولانا مرحوم نے فرمایا کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور مصنف نے اس کے بعد لکھا ہے کہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی مردے کے کفر پر تاوقتیکہ ثبوت شرعی نہ ہو حکم نہ لگانا چاہئے اور اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ لکل قوم ھاد اس تقدیر پر ہوسکتا ہے کہ رامچند راور کرشن ولی یا نبی ہوں لہٰذا فتاوے مکلّف خدمت فیصد رجت ہے کہ کیا حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے قول مذکور متعلق رام چندر وکرشن مرزا صاحب علیہ الرحمہ نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے یہ بھی اسی کتاب میں مرقوم ہے۔

مسئلہ ۹۸ جو پتا یا درخت بوجہ غفلت تسبیح گر جاتا ہے جانور ذبح کردیا جاتا ہے تو پھر بعد سزائے غفلت ان کا تسبیح میں مشغول ہونا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب مولوی محمد علی صاحب نہ خیالات سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی طرف منسوب ہوئی نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بربنائے ظن وتخمین دین سماوی گمان کرنے کی ضرور کوشش فرمائی ہے بلکہ معارف ومکاشفات وعلم عقلی و نقلی میں ان کا ید طولی مانا ہے اور ان کے اعتقادی تناسخ کو کفر سے جدا بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیہ کرام کے تصور برزخ کے مثل مانا ہے اور بحکم لکل امۃ رسول ہندوستان میں بھی شریعت انبیاء ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبہ کمال وتکمیل رکھنا لکھا ہے۔ مگر رام یا کرشن کسی کا نام نہیں، بایں ہمہ فرمایا ہے:

در شان آنہا سکوت اولی ست نہ ما را جزم بکفر وہلاک اتباع آنہا لازم ست ونہ یقین بنجات انہا بر ما واجب وما دہ حسن ظن متحقق ست۔

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے ان حضرات کا حال قبل اظہار خود آشکار۔ اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جاسکتا ہے تو ان سے بدرجہا اقدام واعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہوچکی ص ۷۰ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابوالفتح جون پوری را در ماہ ربیع الاول بجہت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام از دہ جا جا استدعا آمد کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند ہر دہ استدعا قبول کروند حاضران پر سیدند اے مخدوم ہر دہ استدعا وما قبول فرمودید وہر جا بعد از نماز پیش حاضر باید شد چگونہ میسر خواہد آمد فرمود کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر میشد اگر ابوالفتح دہ جا حاضر شود چہ عجب۔

بات یہ ہے کہ نبوت ورسالت میں اوہام وتخمین کودخل نہیں اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اللہ ورسول نے جن کوتفصیلا نبی بنایا ہم ان پرتفصیلا ایمان لائے اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالا لکل امۃ رسول اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی نخواہی اندھے کی لاٹھی سے ٹٹولیں کہ شاید یہ ہو شاید یہ ہو کا ہے کے لئے ٹٹولنا اور کا ہے کے لئے شاید امنا باللہ و رسولہ۔ ہزاروں امتوں کا ہمیں نام ومقام تک معلوم نہیں وقرونا بین ذلک کثیرا قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام وکرشن کا ذکر تک نہیں ان کے نفس وجود پر سواء تواتر ہنود کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقعی کچھ اشخاص تھے بھی یا محض اینابِ اغوال اور جال بوستان خیال کی طرح اوہام تراشیدہ ہیں تواتر ہنود اگر حجت نہیں تو ان کا وجود ہی نا ثابت اور اگر حجت ہے تو اسی تواتر سے ان کا فسق وفجور ولہو ولعب ثابت پھر کیا معنی کہ وجود کے لئے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انہیں کامل ومکمل بلکہ ظنا معاذ اللہ انبیاء ورسل جانا جائے۔ واللہ الھادی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) رب عزوجل فرماتا ہے:

تسبح لہ السموات السبع والارض ومن فیھن وان من شئی الایسبح بمحدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم

اس کی تسبیح کرتے ہیں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ (بنی اسرائیل ۴۴)

یہ کلیہ جمیع اشیاء عالم کو شامل ہے ذی روح ہوں یا بے روح اجسام محضہ جن کے ساتھ کوئی روح نباتی بھی متعلق نہیں دائم التسبیح ہیں کہ ان من شئی کے دائرے سے خارج نہیں مگر ان کی تسبیح بے منصب ولایت نہ مسموع نہ مفہوم اور وہ اجسام جن سے روح انسی یا ملکی یا جنی یا حیوانی یا نباتی متعلق ہے ان کی دو تسبیحیں ہیں ایک تسبیح جسم کی کہ اس روح متعلق کے اختیار نہیں وہ اسی ان من شئی کے عموم میں اس کی اپنی ذاتی تسبیح ہے دوسری تسبیح روح یہ ارادی اختیاری ہے اور برزخ میں ہر مسلمان کو مسموع ومفہوم اس تسبیح ارادی میں غفلت کی سزا حیوان ونبات کو قتل وقطع سے دی جاتی ہے اور اس کے بعد یا جب جانور مر جائے یا نبات خشک ہو جائے منقطع ہو جاتی ہے وہ لہٰذا ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ تر گھاس مقابر سے نہ اکھیڑیں۔

فانہ مادام رطبایسبح للہ تعالیٰ فیونس المیت

کہ وہ جب تک تر ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میت کا دل بہلتا ہے۔

مگر قتل وقطع وموت ویبس کے بعد بھی وہ تسبیح کہ نفس جسم کی تھی جب تک اس کا ایک جزو لا تجزی بھی باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی کہ ان من شئی الا یسبح بحمدہ اسے روح سے تعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرمز المصف علیٰ سوال مولانا السید اصف

۱۳۳۹ھ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم (یا حبیب محبوب اللّٰہ روحی فداک)

مسئلہ ۹۹ قبلہ کونین وکعبہ دارین دامت برکاتہم بعد تسلیمات فدویانہ وتمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اینکہ بفضلہٖ تعالٰی کمترین بخیریت ہے مشکوری ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب اشتہار اسلامی پیام میں عبدالماجد کے اس لکھنے پر کہ ''مسلمان ڈوب رہا ہے نامسلم تیراک ہاتھ دے تو جان بچانا چاہئے یا نہیں'' یوں درج ہے کہ مسلمان کو اگر ڈوبنے پر یقین نہ ہو ہاتھ پاؤں مار کر بچ جانے کی امید ہو یا کوئی مسلمان فریادرس خواہ کوئی درخت وغیرہ ملنے کا ظن ہو تو کافر کو ہاتھ دینے کی اجازت نہیں الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے معاملت کی بھی اجازت نہ ہو ان سے علاج بھی نہ کرائے لایالونکم خبالا سے کیا مقصود ہے آیا دین کے معاملہ میں کفار محارب فی الدین نقصان پہنچانے میں کمی نہ کریں گے یا ہر معاملہ میں اور ہر وقت جب موقع پائیں۔ اور ایک کافر کہ غیر محارب ہو تفسیر کبیر میں آیہ کریمہ لاینھکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم الی اخر الایۃ کے متعلق لکھا ہے:

وقال اھل التاویل ھذا الایۃ تدل علی جواز البرین المشرکین والمسلمین وان کانت المولاۃ منقطعۃ

رسالہ الرضا بابت ماہ ذی قعدہ ملفوظات صفحہ ۸۶ میں ہے۔ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے الخ بعض کفار کی آنکھوں میں سلائی پھروانا تو قصاصاً تھا کیا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم قبل نزول آیت یاایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین نرمی نہ فرماتے تھے اور کیا جو رجوع نہ لانے والے تھے ان سے بہ شدت پیش آتے تھے یا پہلے اس سے نرمی سے پیش آتے کفار مختلف طبائع کے تھے اور ہیں۔ بعض کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت عداوت ہے اور بعض کو بہت کم۔ کیا سب سے یکساں حکم ہے یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں ان سے حسب مراتب تدریجاً سختی کرنے کا حکم ہے اور محارب کا فرق کیا ہے۔ حضور فدوی کو اس مسئلہ میں کہ مرتدہ کا نکاح باقی رہتا ہے فتاوے کی کتابوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے خلجان رہتا ہے حضور کے فتوے میں اور کتابوں کے خلاف لکھا ہے گو بعض احکام بوجہ اختلاف زمانہ مختلف ہوجاتے ہیں لیکن فتاوے ہندیہ جو قریب زمانہ کی ہے اس میں بھی نہیں اگرچہ بوجہ سلطنت اسلامیہ ہونے کے مرتدہ پر احکام شریعت نہیں جاری کیے جاسکتے مثلاً ضرب وغیرہ کے۔ لیکن وہ اسلام سے خارج ہوگئی تو نکاح کا باقی رہنا کیسا کیا وہ ترکہ بھی سابق شوہر کا شرعاً پائے گی اور اس کے مرنے پر اس کا جو پہلے شوہر تھا ترکہ اس کا شرعاً پائے گا۔ اگر کفار غیر

محارب کے ہمراہ محارب کفار کا مقابلہ کیا جائے اور محارب کفار غیر محارب کی امداد سے نقصان پہنچایا جائے تو کیا گناہ ہے۔ اسی اسلامی پیغام میں ہے اب جو قرآن عظیم کو جھٹلائے وہ مشرک یا مرتد کو ڈوبنے سے نجات دینے والا حامی و مددگار جانا'' کیا نعوذ باللہ جتنے مسلمان کفار سے علاج کراتے ہیں اور معاملات میں ان سے مدد لیتے ہیں سب قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔ فقط والتسلیم

عریضہ ادب فدوی محمد آصف

یغفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات بحرمتہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولانا المکرم اکرمکم اللہ تعالٰی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارشاد الٰہی یایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا عام ومطلق ہے کافر کو راز دار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تاقدر قدرت ہماری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔ قل صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا سیدنا امام اجل حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حدیث لاتستضیئوا نار المشرکین۔ (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی تفسیر فرمائی کہ اپنے کسی کام میں ان سے مشورہ نہ لو اور اسے اسی آیۃ کریمہ سے ثابت بتایا ابویعلٰی مسند اور عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا تستضیئوا بنار المشرکین مال فلم تدرما ذلک حتی اتوا الحسن فسالوہ فقال نعم یقول لا تستشیروھم فی شئی من امورکم قال الحسن و تصدیق ذلک فی کتاب اللّٰہ تعالٰی ثم تلاھذہ الایۃ یایھا الذین امنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسی آیہ کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا ابن ابی شیبہ مصنف اور ابنائے حمید وابی حاتم رازی تفاسیر میں اس جناب سے راوی:

انہ قیل لہ ان ھھنا غلاما من اھل الحیرۃ حافظا کاتبا فلو اتخذتہ کتبا قال اتخذت اذن بطانۃ من دون المومنین

تفسیر کبیر میں انہیں امور دنیویہ میں ان سے مشاورت وموانست کو سبب نزول کریمہ اور اس سے نہی مطلق کے لئے بتایا اور اسے اس گمان کا کہ ان سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امور میں بدخواہی نہ کریں گے رد ٹھہرایا کہ:

ان المسلمين كانوا يشاورونهم فی امورهم ويوانسونهم لما كان بينهم من الرضاع والحلف ظنا منهم انهم وان خالفوهم فی الدين فهم ينصحون لهم فی اسباب المعاش فهاهم اللّٰه تعالی بهذا لاية عنه فمنع المومنين ان يتخذوا بطانة من غير المومنين فيكون ذلک نهيا عن جميع الكفار و قال تعالی يايها الذين امنوا لاتتخذوا عدوی و عدوكم اولياء ومما يوكد ذلک ماروی انه قيل لعمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ههنار جل من اهل الحيرة نصرانی لا يعرف اقوی حفظا ولا احسن خطامنه فان رايت ان تتخذوه كاتبا فامتنع عمر رضی اللّٰه تعالی عنه منا ذلک و قال اذن اتخذت بطانته من غير المومنين فقد جعل عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه هذا الاية دليلا علی النهی عن اتخاذ النصرانی بطانة

اس سے جملہ انوع معاملت کیوں ناجائز ہوگئی بیع وشرا واجارہ واستجارہ وغیرہا میں کیا راز دار بنانا یا اس کی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے جیسے چمار کو دام دے جوتا گٹھوالیا بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا۔ بزاز کو روپے دیئے کپڑا مول لے لیا آپ تاجر ہے کوئی جائز چیز اس کے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔ ہر کافر حربی کافر محارب ہے حربی ومحارب ایک ہی ہے جیسے جدلی ومجادل وذمی ومعاہد کا مقابل ہے راز دار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں امیر المومنین کا وہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے یونہیں موالات مطلقاً جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہوں یا ذمی۔ ہاں صرف در بارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ:

لاينهكم الله عن الذين لم يقاتلوكم فی الدين (الممتحنه ۸)

عبارت کبیر منقولہ سوال کا یہی مطلب ہے۔ یہی قول اکثر اہل تاویل ہے اور اسی پر اعتماد وتعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے خود کبیر میں زیر کریمہ لاينهكم الله ہے۔

الاكثرون علی انهم اهل العهد و هذا قول ابن عباس المقاتلين والكلبی

ہم نے المحجۃ المؤتمنہ میں یہ مطلب نفیس جامع صغیر امام محمد وہدایہ ودرر الحکام وغایۃ البیان وکفایہ وجوہر نیرہ ومستصفی ونہایہ وفتح القدیر۔ بحر الرائق وکافی وتبیین الحقائق وتفسیر احمدی وفتح اللہ المعین وغنیہ وذی الاحکام ومعراج الدرایہ وعنایہ ومحیط برہانی وجوئی زادہ وبدائع ملک العلماء سے ثابت کیا۔ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں قبل ارشاد واغلظ علیہم انواع انواع کے نرمی وعفو وصفح فرمائے خود اموال غنیمت میں مولفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو وصفح کو نسخ فرما دیا اور مولفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔

وقل الحق من ربكم فمن شاء فليومن ومن شاء فليكفر انا اعتدنا للظلمين نارا احاط بهم سرادقه (الكهف ۲۹)

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ کی نسبت امام فرماتے میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا وہ آیہ کریمہ واغلظ علیھم کو فرماتے ہیں نسخت ھذہ الایۃ کل شئی من العفو و الصفع۔
قرآن عظیم نے یہود و مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا:

لتجدن اشد الناس عدواۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا (المائدہ ۸۲)

مگر ارشاد:

یایھا النبی جاھد الکفار ولمنفقین واغلظ علیھم و ماوھم جھنم وبئس المصیر (التوبہ ۷۳)

عام آیا اس میں کسی کا استثناء نہ فرمایا کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر اس پر جہاد و غلظت کا حکم دیا تو یہ سزا ان کے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں الکفر ملۃ واحدۃ۔ ہاں معاہدہ کا استثناء دلائل قاطع متواترہ سے ہے ضرورۃ معلوم و مستقر فی الاذہان کہ حکم جاھد سن کر اس کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق بہ ابتداء کما افادہ فی البحر الرائق تفاوت عداوت بر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے اور نصاری کا حکم یہود سے کمتر ہوتا حالانکہ یکساں ہے ذمی و حربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے حسب حاجت ذلیل و قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں امام سرخسی نے شرح صغیر میں فرمایا: والا ستعانۃ باھل الذمۃ الکلاب اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس میں کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل الحجۃ التوتمنہ میں ملاحظہ ہو۔ رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اس کی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لا یالونکم خبالا سے بالکل بے علاقہ ہے اور دنیوی معاملات بیع و شرا و اجارہ و استجار کی مثل ہے ہاں اندرونی علاج جس میں اس کے فریب کو گنجائش ہو اس میں کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ ان کو اپنی مصیبت میں ہمدرد اپنا دلی خیر خواہ اپنا مخلص باخلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا دلی دوست بنانے والا اس کی بے کسی میں اس کی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بے شک آیہ کریمہ کا مخالف ہے اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب کا دشمن اور انہیں اس کی خبر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے اس کی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا فانہ منھم ہو گیا ان کی تو دلی تمنا یہی تھی۔

قال تعالی ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء (النساء ۸۹)

ان کی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی کافر بنو تو تم اور وہ ایک سے ہو جاؤ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ مگر الحمد للہ کہ کوئی مسلمان آیہ کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس سے روٹیاں کماتے ہیں ایسا کریں تو بدنام ہوں دکان پھیکی پڑ جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو سزا ہو۔ یوں بدخواہی سے باز رہتے ہیں تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے خصوصاً یہود و مشرکین سے خصوصاً سربرآوردہ مسلمان کو جس کے کم ہونے میں وہ اشقیا اپنی فتح سمجھیں۔ وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اس بارے میں کریمہ

تتلوہ لاتتخذوا بطانة من دونکم لایالونکم خبالا (آل عمران ۱۱۸)

(کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔) و کریمہ ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجة (التوبہ ۱۶) (اللہ و رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بنایا) و حدیث مذکور لاتستضیوا بنار المشرکین (مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو) بس ہیں اپنی جان کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دینے سے زیادہ اور کیا راز دردو خیلکار و مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ، مدخل میں فرماتے ہیں:

واشد لقبح واشنع ما ارتکبه بعض الناس فی هذا الزمان من معالجة الطبیب و الکحال الکافرین الذین لایرجی منهما نصح ولا خیربل یقطع بغشهما اذیتهما لمن ظفرا به من المسلمین سیما ان کان المریض کبیرا فی دینه او علمه

یعنی سخت تر قبیح و شنیع ہے وہ جس کا ارتکاب آج کل بعض لوگ کرتے ہیں۔ کافر طبیب اور ستے سے علاج کرانا جن سے خیر خواہی اور بھلائی کی امید در کنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اس کی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہنچائیں گے۔ خصوصاً جب کہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا:

انهم لایعطون لاحد من المسلمین شیئا من الادویة التی تصره ظاهرا لانهم لو فعلوذلک لظهر غشهم و انقطعت مادة معاشهم لاکنهم یصفون له من الادویة مایلیق بذلک المرض و یظهرون الصنعة فیه والنصح و قدبتعا فی المریض فینسب ذلک الی حذق الطبیب و معرفة لیقع علیه المعاش کثیرا السبب ما یقع له من الثناء علی نصحه فی صنعة لکنه یدس فی ا اثنا وصفه حاجة لا یفطن فیها لمن الضرر غالبا وتکون تلک الحاجة مما تنفع ذلک المرض و ینتعش منه فی الحال لکنه یعود علیه بالضرر فی اخر

الحال و قد يدس حاجة اخرى يصح بعد استعمالها لكنه اذا دخل الحمام انتكس ومات وحاجة اخرى اذا استعمالها صح و قام من مرضه لكن لها مدة اذا انقضت عادة بالضرر و تختلف المدة فى ذلک فمنها مايكون مدتها سنة اواقل اواكثرا الى غير ذلک من غشهم وهو كثير ثم يتعلل عدو الله ان هذا مرض اخر ليس له فيه حيلة و يظهر التاسف على اصاب المريض ثم يصف اشياء تنفع مراضه لكنها لاتفيد بعد ان فات الا مرفيه فينصح حيث لا ينفع نصحه فمن يرى ذلک منه يعتقدانه من الناصحين وهو من اكبر الخاشين

یعنی وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوانہیں دیتے کہ یوں تو ان کی بدخواہی ظاہر ہو جائے اور ان کی روزی میں خلل آئے بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں ان کا نام اور معاش خوب چلے اور اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھو دے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مر جائے یا ایسی کہ سر دست تندرست کر دے مگر جب حمام کرے مرض پلٹے اور موت ہو یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہو جائے۔ اور ایک مدت سال بھر یا کم بیش کے بعد وہ اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا ان کے فریبوں کے بہت طریقے ہیں پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے۔ مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے۔ جب اس سے نفع نہیں دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔

كل العدوا قد ترجى ازالقها — الاعدوة من عاداک فى الدين

تمام دشمنوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی۔

پھر فرمایا:

قديستعلمون انصح فى بعض الناس ممن لاخطولهم فى الدين ولا علم ذلک ايضا من الغش لاهم لو لم ينصحوالما حصلت لهم الشهرة بالمعرفة بالطب ولتعطل عليهم معاشهم و قد يفطن لغشهم ومن غشهم نصحهم لبعض ابناء الدنيا لينشتهرو وابذلک و تحصل لهم الخطوة عندهم و عند كثير ممن شابهم و يستسلطون بسبب ذلک على قتل العلماء والصالحين و هذا لنوع موجود ظاهر. وقد ينصحون العلماء والصالحين و ذلک منهم غش ايضا لانهم يفعلون ذلک لكى تحصل لهم الشهرة و تظهر صنعتهم فيكون سببا الى اتلاف من يريدون اتلاضعنهم واهذا منهم مكر عظيم

یعنی وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی ان کا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو روٹیوں میں فرق آئے اور کبھی ان کے فریب پر لوگ چرچ جائیں یونہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت اور اس کے نزدیک اس جیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء صلحا کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں اور کبھی علماء صلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اس کی راہ ملنا اور یہ ان کا بڑا مکر ہے۔

پھر اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے انہوں نے عذر کیا لوگوں نے اصرار کیا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھر تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر فرمایا میں نے کہا یہودی نے کیا نسخہ دیا معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا میں اندر گیا کہ ایک تو اس کے بچنے کی امید نہیں پھر یہ اندیشہ کہ کہیں یہودی میرے ذمہ نہ رکھ دے رئیس کل تک نہ بچے گا وہی ہوا کہ صبح تک اس کا انتقال ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بنائے مسلمانوں کو دکھالیں یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے فرمایا وھذا الیس بشئی ایضاء من وجوہ الاول ان المسلم قد یفعل عن بعض ماوصفہ الثانی فیہ اقتداء الغیر بہ الثالث فیہ الاعانۃ لھم علی کفرھم بما یحطیہ لھم الرابع فیہ ذلۃ المسلم لھم الخامس فیہ تعظیم شانھم لا سیما ان کان المریض رئیسا و قد امرا الشارع علیہ الصلوۃ والسلام بتصغیرہ شانھم وھذا عکسہ یہ بھی بوجوہ کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اس کا ضرر نہ آئے۔ پھر اس کی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے۔ فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اس کے کفر پر مدد ہو گی۔ مسلمان کو اس کے لئے تواضع کرنا پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھے گی خصوصاً اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اس کا عکس ہے پھر فرمایا:

ثم مع ذلک مایحصل من الانس والودلھم وان قل الامن عصم اللہ و قلیل ماھم و لیس ذلک من اخلاق اھل الدین

پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے ان کے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی سوا اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

پھر فرمایا: ومع ذلک یخشی علی دین بعض من یستطبھم من المسلمین ۔ ان سب قباحتوں کے ساتھ سخت آفت یہ ہے کہ کبھی ان سے علاج کرانے والے کے ایمان پر اندیشہ ہوتا ہے پھر اپنے بعض ثقہ معتمد برادران دینی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ان کے یہاں بیماری ہوئی مریض ایک یہودی طبیب کی طرف رجوع پر اصرار کیا انہوں نے اسے بلایا وہ علاج کرتا رہا ایک دن اسے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہتا ہے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین قدیم ہے اس کو اختیار کرنا چاہئے اور یونہی کیا کیا بکتا رہا یہ ترساں ولرزاں جاگے اور عہد کرلیا کہ اب وہ میرے گھر نہ آنے پائے راستے میں بھی وہ جہاں ملتا یہ اور راہ ہوجاتے کہ مبادا اس کا وبال انہیں پہنچے امام فرماتے ہیں:

وھذا قد رحم بسبب انہ کان معتنی بہ فیخاف من استطبھم ولم یکن معتنی بہ ان یھلک معھم ولولم یکن فیہ الا الخوف من ھذا الامر الخطر لکان متعینا ترکہ فکیف مع وجود ماتقدم ان صاحب پر تو یوں رحمت ہوئی کہ زیر نظر عنایت تھے جو ایسا نہ ہوا اور ان سے علاج کرائے اس پر خوف ہے کہ ان کے ساتھ ہلاک ہوجائے۔ ان کے علاج میں اس شدید خطرناک خوف کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو اس قدر سے اس کا ترک لازم ہوتا نہ کہ اور شناعتوں کے ساتھ جن کا ذکر گذرا۔ ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیارت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کے لئے زیادہ خطرے کا موید امام زری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے علیل ہوئے ایک یہودی معالج تھا اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی باریوں ہی ہوا آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت کیا اس نے کہا اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودوں۔ امام نے اسے دفع فرمایا مولا تعالیٰ نے شفا بخشی پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطبا کر دیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں یہود کہ مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا اور لا یالونکم خبالا تو عام کفار کے لئے فرمایا۔ عورت کا مرتدہ ہوکر نکاح سے نہ نکلنا تمام کتب ظاہر الروایہ وجملہ متون وعامہ شروح وفتاوائے قدیمہ سب کے خلاف ہے اور سب کے موافق۔ خلاف ہے قول صوری کے اور موافق ہے قول ضروری کے۔ قول صوری وضروری کا فرق میرے رسالہ اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقا علی قول الامام میں ملے گا کہ میرے فتاوے جلد اول میں طبع ہوا اور اس کا قول ضروری کے موافق ہونا میرے فتوے سے کہ بجواب سوال علی گڑھ لکھا ظاہر اس کی نقل حاضر ہوگی اور یہ حکم صرف نکاح میں ہے باقی تمام احکام ارتداد جاری ہوں گے نہ وہ شوہر کا ترکہ پائے گی نہ شوہر اس کا۔ اگر اپنے مرض الموت میں مرتدہ نہ ہوئی ہو نیز جب تک وہ اسلام نہ لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہوگا عالمگیری منشاء مسئلہ مذکورہ سے خالی نہیں باب نکاح الکفار میں دیکھئے:

لوا جرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حالته والاستجاب المهر عليه بنكاح متالف تحرم على زوجها فيجبر على الاسلام ولكل قاض ان يجدد النكاح بادنى شئ ولو بدينار سخطت اورضيت وليس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندو انی اتی اخذ بهذا قال ابو الليث وبه ناخذ كذا فی التمر تاشی

اسی کے بیان میں درمختار میں ہے:

صرحوا بتعزيرها خمسة و سبعين و تجبر على الاسلام و على جديد النكاح بمهر يسير كدينار وعليه الفتوى والواكبية

یہ احکام اسی طرح مذہب کے خلاف ہیں جب مرتدہ ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ ہوگیا کہ ارتداد احدهما فسخ فی الحال پھر بعد عدت دوسرے سے اسے نکاح ناجائز ہونا کیا معنی اور پہلے سے تجدید نکاح پر جبر کیا معنی۔ کیوں نہیں جائز کہ وہ کسی سے نکاح نہ کرے اور اس تجدید میں زبردستی ادنیٰ سے ادنیٰ مہر باندھنے کا ہر قاضی کو اختیار ملنا کیا معنی مہر عوض بضع ہے اور معاوضات میں تراضی شرط۔

اقول

بلکہ ان اکابر کے قول ماخوذ و مفتی بہ کو کہ قول ائمہ بخارا ہے فتوائے ائمہ بلخ رحم اللہ تعالیٰ سے جسے فقیر نے باتباع نہر الفائق وغیرہ اختیار کیا بعد نہیں تجدید نکاح بنظر احتیاط ہے اور شوہر پر حرام ہوجانا موجب زوال نکاح نہیں بارہا عورت ایک مدت تک حرام ہوجاتی ہے اور نکاح باقی ہے جیسے بحال نماز و روزہ رمضان و اعتکاف و احرام و حیض نفاس یونہی جب کہ زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کرلے زوجہ حرام ہوگئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی عدت گذر جائے بلکہ کبھی ہمیشہ کے لئے حرام ہوجاتی ہے اور نکاح زائل نہیں جیسے حرمت مصاہرت طاری ہونے سے کہ متارکہ لازم ہے تو نکاح قائم ہے اور زن مفضاۃ کہ سبیلیں ایک ہوجائیں نکاح میں اصلاً خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے والمسائل منصوص علیھا فی الدر وغیرہ من الاسفار الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۰ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) جمعہ کی اذان ثانی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر؟

(۲) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں کہاں ہوتی تھی؟

(۳) فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے یا نہیں؟

(٤) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں اذان مسجد کے باہر ہوتی تھی اور ہمارے اماموں نے مسجد کے اندر اذان کو مکروہ فرمایا ہے تو ہمیں اسی پر عمل لازم ہے یا رسم ورواج پر اور جو رسم ورواج حدیث شریف واحکام فقہ سب کے خلاف پڑ جائے تو وہاں مسلمانوں کو پیروی حدیث وفقہ کا حکم ہے یا رسم ورواج پر اڑا رہنا۔

(۵) نئی بات وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائے راشدین واحکام ائمہ کے مطابق ہو یا وہ بات نئی ہے جو ان کے خلاف لوگوں میں رائج ہوگئی ہو۔

(٦) مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں یہ اذان مطابق حدیث وفقہ ہوتی ہے یا اس کے خلاف اگر خلاف ہوتی ہے تو وہاں کے علمائے کرام کے ارشادات دربارہ عقائد حجت ہیں یا وہاں کے تنخواہ دار موذنوں کے فعل اگرچہ خلاف شریعت وحدیث فقہ ہوں۔

(۷) سنت کے زندہ کرنے کا حدیثوں میں حکم ہے اور اس پر سو شہیدوں کے ثواب کا وعدہ ہے یا نہیں اگر ہے تو سنت زندہ کی جائے گی یا سنت مردہ، سنت اس وقت مردہ کہلائے گی جب اس کے خلاف لوگوں میں رواج پڑ جائے یا جو سنت خود رائج ہو وہ مردہ قرار پائے گی۔

(۸) علماء پر لازم ہے یا نہیں کہ سنت مردہ زندہ کریں اگر ہے تو کیا اس وقت ان پر یہ اعتراض ہو سکے گا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے اگر وہ اعتراض ہو سکے گا تو سنت زندہ کرنے کی کیا ضرورت ہوگی۔

(۹) جن مسجدوں کے بیچ میں حوض ہے اس کی فصیل پر کھڑے ہوکر منبر کے سامنے اذان ہو تو بیرون مسجد کا حکم ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

(۱۰) جن مسجدوں میں ایسے منبر بنے ہیں کہ ان کے سامنے دیوار ہے اگر موذن باہر اذان دے تو خطیب کا سامنا نہ رہے گا وہاں کیا کرنا چاہئے امید کہ دسوں مسئلوں کا جدا جدا جواب مفصل مدلل ارشاد ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب اللهم هداية الحق والصواب۔

جواب سوال اول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ اذان مسجد سے باہر دروازہ پر ہوتی تھی سنن ابی داؤد شریف جلد اول ص ۱۵۶ میں ہے:

عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ قال کان یوذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبریوم الجمعة علی باب المسجد و ابی بکرو عمررضی اللہ عنہما

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں۔

اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

جواب سوال دوم

جواب اول سے واضح ہوگیا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مسجد کے باہر ہی ہونا مروی ہے اور یہیں سے ظاہر ہوگیا کہ بعض صاحب جو بین یدیہ سے مسجد کے اندر ہونا سمجھتے ہیں غلط ہے دیکھو حدیث میں بین یدی ہے اور ساتھ علی باب المسجد ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چہرۂ انور کے مقابل مسجد کے دروازہ پر ہوتی تھی بس اسی قدر بین یدیہ کے لئے درکار ہے۔

جواب سوال سوم

بے شک فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندر اذان کو منع فرمایا اور مکروہ کہا ہے فتاویٰ قاضی خان طبع مصر جلد اول صفحہ ۷۸ لایوذن فی المسجد ''مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے'' فتاویٰ خلاصہ قلمی صفحہ ۶۲ لا یوذن فی المسجد۔ ''مسجد میں اذان نہ ہو'' خزانۃ المفتین قلمی فصل فی الاذان لایوذن فی المسجد۔ ''مسجد کے اندر اذان نہ کہیں'' فتاویٰ عالمگیری طبع مصر جلد اول صفحہ ۵۵ لا یوذن فی المسجد۔ ''مسجد کے اندر اذان منع ہے'' بحرالرائق طبع مصر جلد اول صفحہ ۲۶۸ لا یوذن فی المسجد۔ترجمہ: ''مسجد کے اندر اذان کی ممانعت ہے'' شرح نقایہ علامہ برجندی صفحہ ۸۴ فیہ اشعار بانہ لایوذن فی المسجد امام صدر الشریعہ کے کلام میں اس پر تنبیہ ہے کہ اذان مسجد میں نہ ہو غنیۃ شرح منیہ صفحہ ۳۷۷۔ الاذان انما یکون فی المئذنة اوخارج المسجدوالاقامة فی داخلہ۔ اذان نہیں ہوتی مگر منارہ یا مسجد سے باہر اور تکبیر مسجد کے اندر فتح

القدیر طبع مصر جلد اول صفحہ ۱۷۱۔ قالو الا یوذن فی المسجد علماء نے مسجد میں اذان دینے کو منع فرمایا ہے ایضاً باب الجمعہ صفحہ ۴۱۴۔ ھو ذکر اللّٰہ فی المسجد ای فی حدودہ لکراھۃ الاذان فی داخلہ ۔ جمعہ کا خطبہ مثل اذان ذکر الٰہی ہے مسجد میں یعنی حدود مسجد میں اس لئے کہ مسجد کے اندر اذان مکروہ ہے طحطاوی علی مراقی الفلاح طبع مصر جلد اول صفحہ ۲۸ ایکرہ ان یوذن فی المسجد کما فی القھستانی عن النظم ۔ یعنی نظم امام زندہ نیستی پھر قہستانی میں ہے کہ مسجد میں اذان مکروہ ہے یہاں تک کہ اب زمانہ حال کے ایک عالم مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۲۴۵ میں لکھتے ہیں قولہ یدیہ ای مستقبل الامام فی المسجد کان او خارجہ والمسنون ھو الثانی ۔ یعنی بین یدیہ کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ امام کے روبرو مسجد میں خواہ باہر سنت یہی ہے کہ مسجد کے باہر ہو جب تو وہ بتصریح کر چکے کہ باہر ہی ہونا سنت ہے تو اندر ہونا خلاف سنت ہوا تو اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ چاہے سنت کے مطابق کرو چاہے سنت کے خلاف دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ ایسا کون عاقل کہے گا بلکہ معنی وہی ہیں کہ بین یدیہ سے یہ سمجھ لینا کہ خواہی نخواہی مسجد کے اندر ہو غلط ہے اس کے معنی صرف اتنے ہیں کہ امام کے روبرو ہو اندر باہر کی تخصیص اس لفظ سے مفہوم نہیں ہوتی لفظ دونوں صورتوں پر صادق ہے اور سنت یہی ہے کہ اذان مسجد کے باہر ہو تو ضرور ہے کہ وہی معنی لئے جائیں جو سنت کے مطابق ہیں بہرکیف اتنا ان کے کلام میں بھی صاف مصرح ہے کہ اذان ثانی جمعہ بھی مسجد کے باہر ہی ہونا مطابق سنت ہے تو بلاشبہ مسجد کے اندر ہونا خلاف سنت ہے۔ وللہ الحمد۔

جواب سوال چہارم

ظاہر ہے کہ حکم حدیث وفقہ کے خلاف رواج پر اڑا رہنا مسلمانوں کو ہرگز نہ چاہیے۔

جواب سوال پنجم

ظاہر ہے جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم واحکام فقہ کے خلاف نکلی ہو۔ وہی نئی بات ہے اسی سے بچنا چاہیے نہ کہ سنت وحکم حدیث وفقہ سے۔

جواب سوال ششم

مکہ معظمہ میں یہ اذان کنارہ مطاف پر ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد الحرام شریف مطاف ہی تک تھی مسلک متقسط علی قاری طبع مصر صفحہ ۲۸۰ المطاف ھو ما کان فی زمنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مسجدا ۔ تو حاشیہ مطاف بیرون مسجد ومحل اذان تھا اور مسجد جب بڑھائی جائے تو پہلے جو جگہ اذان یا وضو کے لئے مقرر تھی بدستور مستثنیٰ رہے گی ولہذا اگر مسجد بڑھا کر کنواں اندر کر لیا وہ بند نہ کیا جائے گا جیسے زمزم شریف حالانکہ مسجد کے اندر کنواں بنانا ہرگز جائز نہیں فتاویٰ قاضی خاں و

فتاویٰ عالمگیریہ صفحہ ۴۰ یکرہ المضمضۃ والوضوء فی المسجد الا ان یکون ثمہ موضع اعدلذلک ولا یصلی فیہ وہیں ہے لا یحضر فی المسجد بئر ماء ولو قدیمۃ تترک کبئر زمزم تو مکہ معظمہ میں اذان ٹھیک محل پر ہوتی ہے مدینہ طیبہ میں خطیب سے بیس بلکہ زائد ذراع کے فاصلہ پر ایک بلند مکبرہ پر کہتے ہیں طریق ہندیہ کے تو یہ بھی خلاف ہوا اور وہ جو بین یدیہ وغیرہ سے منبر کے متصل ہونا سمجھتے تھے اس سے بھی رد ہوگیا تو ہندی فہم وطریقہ خود ہی دونوں حرام محترم سے جدا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ مکبرہ قدیم ہے یا بعد کو حادث ہوا اگر قدیم ہے تو مثل منارہ ہوا کہ وہ اذان کے لئے مستثنیٰ ہے جیسا کہ غنیہ سے گذرا اور اسی طرح خلاصہ وفتح القدیر برجندی کے صفحات مذکورہ میں ہے کہ اذان منارہ پر ہو یا مسجد سے باہر مسجد کے اندر نہ اس کی نظیر موضع وضو وچاہ ہیں کہ قدیم سے جدا کردیئے ہوں نہ اس میں حرج نہ اس میں کلام اور اگر حادث ہے تو اس پر اذان کہنا بالائے طاق پہلے یہی ثبوت دیجئے کہ وسط مسجد میں ایک جدید مکان کھڑا کردینا جس سے صفیں قطع ہوں کس شریعت میں جائز ہے قطع صف بلاشبہ حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کردے رواہ النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز علما نے تصریح فرمائی کہ مسجد میں پیڑ بونا منع ہے کہ نماز کی جگہ گھیرے گا نہ کہ یہ مکبرہ کہ چار جگہ سے گھیرتا ہے اور کتنی صفیں قطع کرتا ہے۔ بالجملہ اگر وہ جائز طور پر بنا تو مثل منارہ ہے جس سے مسجد میں اذان ہونا نہ ہوا اور ناجائز طور پر ہے تو اسے ثبوت میں پیش کرنا کیا انصاف ہے اب ہمیں افعال موذنین سے بحث کی حاجت نہیں مگر جواب سوال کو گذارش کہ ان کا فعل کیا حجت ہو حالانکہ خطیب خطبہ پڑھتا ہے اور یہ بولتے جاتے ہیں جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام لیتا ہے یہ باواز بلند دعا کرتے ہیں اور یہ سب بالاتفاق ناجائز ہے صحیح حدیثیں اور تمام کتابیں ناطق ہیں کہ خطبہ کے وقت بولنا حرام ہے درمختار و ردالمحتار جلد اول صفحہ ۸۵۹۔ اما مایفعلہ المؤذن حال الخطبۃ من الترضی و نحوہ فمکروہ اتفاقا یعنی وہ جو یہ موذن خطبے کے وقت رضی اللہ عنہ وغیرہ کہتے جاتے ہیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے یہی موذن نماز میں امام کی تکبیر پہنچانے کو جس وضع سے تکبیر کہتے ہیں اسے کون عالم جائز کہہ سکتا ہے مگر سلطنت کے وظیفہ داروں پر علماء کا کیا اختیار علمائے کرام نے تو اس پر یہ حکم فرمایا کہ تکبیر درکنار اس طرح تو ان کی نمازوں کی بھی خیر نہیں دیکھو فتح القدیر جلد اول صفحہ ۲۶۲ و ۲۶۳ و درمختار وردالمحتار صفحہ ۶۱۵ خود مفتی مدینہ منورہ علامہ سید اسعد حسینی مدنی تلمیذ علامہ صاحب مجمع الانہر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تکبیر میں اپنے یہاں کے مکبروں کی سخت بے اعتدالیاں تحریر فرمائی ہیں دیکھو فتاویٰ اسعدیہ جلد اول صفحہ ۲۸ آخر میں فرمایا ہے: اما حرکات المکبرین و صنعھم فانا ابرؤا الی اللہ تعالیٰ منہ یعنی ان مکبروں کی جو حرکتیں جو کام ہیں میں ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف براءت کرتا ہوں اور اوپر اس سے بڑھ کر لفظ لکھا پھر کسی عاقل کے نزدیک ان کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے نہ وہ علماء ہیں نہ علماء کے زیر حکم۔

جواب سوال ہفتم

بے شک احادیث میں سنت زندہ کرنے کا حکم اور اس پر بڑے ثوابوں کے وعدے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احیا سنتی فقد اجبنی ومن اجنی کان معی فی الجنة اللهم ارزقنا رواه السخبری فی الابانة والترمذی بلفظ من احب

جس نے میری سنت زندہ کی بے شک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احیا سنة من سنتی قدامیتت بعد فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیران ینقص من اجورهم شیاء (رواه الترمذی و رواه ابن ماجة عن عمرو بن عوف رضی اللّٰہ تعالی عنه)

جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید رواه البیهقی فی الزهد

جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔

اور ظاہر ہے زندہ وہی سنت کی جائے گی مردہ ہوگئی اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اس کے خلاف رواج پڑ جائے۔

جواب سوال ہشتم

احیائے سنت علما کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کے لئے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں اس سنت کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کر سکے امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں اس پر ان کی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض کہ تم سے پہلے تو صحابہ وتابعین تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جواب سوال نہم

حوض کا بانی مسجد نے قبل مسجدیت بنایا اگرچہ وسط مسجد میں ہو اور اس کی فصیل ان احکام میں خارج مسجد ہے **لانه موضع اعدللوضوء کما تقدم۔**

جواب سوال دهم

لکڑی کا منبر بنائیں کہ یہی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسے گوشہ محراب میں رکھ کر محاذات ہوجائے گی اور اگر صحن کے بعد مسجد کی بلند دیوار ہے تو اسے قیام موذن کے لائق تراش کر باہر کی جانب جالی یا کواڑ لگائیں۔

مسلمان بھائیو! یہ دین ہے کوئی دنیوی جھگڑا نہیں دیکھ لو کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے تمہاری مذہبی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔

حضرات علمائے اہلسنت سے معروض

حضرات احیائے سنت آپ کا کام ہے اس کا خیال نہ فرمایئے کہ آپ کے ایک چھوٹے نے اسے شروع کیا وہ بھی آپ ہی کا کرنا ہے آپ کے رب کا حکم ہے **تعاونوا علی البر والتقویٰ** اور اگر آپ کی نظر میں یہ مسئلہ صحیح نہیں تو غصہ کی حاجت نہیں بے تکلف بیان حق فرمایئے اور اس وقت لازم ہے کہ ان دسوں سوالوں کے جدا جدا جواب ارشاد ہوں اور ان کے ساتھ ان پانچوں سوالوں کے بھی:

(۱) ارشارت مرجوح ہے یا عبارت اور ان میں فرق کیا ہے؟

(۲) کیا محتمل وصریح کا مقابلہ ہوسکتا ہے؟

(۳) تصریحات کتب فقہ کے سامنے کسی غیر کتاب فقہ سے استنباط پیش کرنا کیسا ہے خصوصاً استنباط بعید یا جس کا منشاء بھی غلط؟

(٤) حنفی کو تصریحات فقہ حنفی کے مقابل کسی غیر کتاب حنفی کا پیش کرنا کیسا؟

(۵) قرآن مجید کی تجوید فرض عین ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا سب ہندی علماء اسے بجالاتے ہیں یا سو میں کتنے؟

مسئلہ ۱۰۱ زید کہتا ہے مولانا احمد رضا خان ہر کتاب اور ہر خط میں لکھتے ہیں ''راقم عبدالمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' خدا جل جلالہ کے سوا دوسرے کا عبد کیسے بن سکتا ہے فقیر نے جواب دیا بھائی یہاں عبدالمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ بندہ۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب اللہ عزوجل فرماتا ہے **وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم** ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرمایا کہ تم میں جو عورتیں بے شوہر ہوں انہیں بیاہ دو اور تمہارے بندوں اور تمہاری باندیوں میں جو لائق ہوں ان کا نکاح کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ** مسلمان پر اس کے بندے اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم اور باقی سب صحاح میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجمع صحابہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر علانیہ برسر منبر فرمایا **کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کنت عبدہ و خادمہ** میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں حضور کا بندہ تھا اور حضور کا خدمت گار تھا یہ حدیث وہابیہ کے

امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے دادا اور زعم طریقت میں پر دادا جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں بحوالہ ابوحنیفہ و کتاب الریاض النصرہ لکھی اور اس سے سند لی اور مقبول رکھی۔ مثنوی شریف میں قصہ خریداری بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عرض کی۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو　　　　کردمش آزاد هم بر روئے تو

اللہ عزوجل فرمایا ہے:

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة اللّٰه ان اللّٰه یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم (الزمر: ۵۳)

اے محبوب تم اپنی تمام امت سے یوں خطاب فرماؤ کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

بندہ خود خواند احمد در رشاد　　　　جملہ عالم را بخواں قل یعباد

طرفہ یہ کہ وہابیہ حال کے حکیم الامتہ اشرف علی تھانوی صاحب بھی جب تک مسلمان کہلاتے تھے حاشیہ شمائم امدادیہ میں قرآن کریم کا یہی مطلب ہونے کی تائید کر گئے کہ تمام جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ ہے۔ اب گنگوہی اصطباغ پاکر شاید اسے ہر شرک سے بدتر شرک کہیں گے حالانکہ ہر شرک سے بدتر شرک کے مرتکب خود گنگوہی صاحب ہیں کہ براہین قاطعہ میں صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک مانا ہے جس کا بیان علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ مسمی بہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں اور اس مسئلہ عبدالمصطفیٰ کی تمام تفصیل ہمارے رسالہ **"بذل الصفا تعبد المصطفی"** میں ہے اے مسکین عبداللہ بمعنی خلق خدا و ملک خدا تو ہر مومن و کافر ہے مومن وہی ہے جو عبدالمصطفیٰ ہے امام الاولیاء و مرجع العلماء حضرت سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

من لم یر نفسه فی ملک النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لا یذوق حلاوة الایمان

جو اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مملوک نہ جانے ایمان کا مزہ نہ چکھے گا۔

آخر نہ دیکھا جب اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا اور اسی نور کی تعظیم کے لئے تمام ملائکہ کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو سجدہ کا حکم دیا سب نے سجدہ کیا ابلیس لعین نے نہ کیا کیا وہ اس وقت عبداللہ ہونے سے نکل گیا اللہ کا مخلوق کا مملوک نہ رہا حاشا یہ تو ناممکن ہے بلکہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو نہ جھکا عبدالمصطفیٰ نہ بنا لہٰذا مردود ابدی و ملعون

سرمدی ہوا آدمی کو اختیار ہے چاہے عبدالمصطفیٰ بنے اور ملائکہ مقربین کا ساتھی ہو یا اس سے انکار کرے اور ابلیس لعین کا ساتھ دے۔ والعیاذ باللّٰہ رب العالمین ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۲ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ جے ہوئے گھی میں حرام جانور مثلاً چوہا بلی کتا مر گیا یا جھوٹا کر گیا وہ گھی یا تیل کیسے پاک ہوگا اور وہ کھانا درست ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب گھی اگر جما ہوا ہے تو اس جانور یا اس کے منہ لگنے کی جگہ سے کھرچ کر تھوڑا سا پھینک دیں باقی پاک ہے احمد و ابوداؤد و ابوہریرہ اور دارمی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وقعت الفارة فی السمن فان کان جامدا فالقوھا و ما حولھا ۔ اگر جے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہا اور اس کے آس پاس گھی نکال کر پھینک دو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گھی گرم تھا اس میں مرغی کا بچہ گرا اور فوراً مر گیا یہ گھی کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب گھی ناپاک ہو گیا بے پاک کئے اس کا کھانا حرام ہے پاک کرنے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ یہ کہ اتنا ہی پانی اس میں ملا کر جنبش دیتے رہیں یہاں تک کہ سب گھی اوپر آجاوے اسے اتار لیں اور دوسرا پانی اسی قدر ملا کر یونہی کریں پھر اتار کر تیسرے پانی میں اسی طرح دھوئیں اور اگر گھی سرد ہو کر جم گیا ہو تو تینوں بار اس کے برابر پانی ملا کر جوش دیں یہاں تک کہ گھی اوپر آجائے اتار لیں بلکہ جوش دینے کی پہلے ہی بار حاجت ہے پھر تو گھی رقیق ہو جائے گا۔ اور پانی ملا کر جنبش دینا کفالت کرے گا۔

دوسرا طریقہ ناپاک گھی جس برتن میں ہے اگر جمنے کی طرف مائل ہو گیا ہو آگ پر پگھلا لیں اور ویسا ہی پگھلا ہوا پاک گھی اس برتن میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ گھی سے بھر کر اُبل جائے گھی پاک ہو جائے گا۔

تیسرا طریقہ دوسرا گھی پاک لیں اور مثلاً تخت پر بیٹھ کر نیچے ایک خالی برتن رکھیں اور پرنالے کی مثل کسی چیز میں وہ پاک گھی ڈالیں اور اس کے بعد یہ ناپاک گھی اس پرنالے میں ڈالیں یوں کہ دونوں کی دھاریں ایک ہو کر پرنالے سے برتن میں گریں اسی طرح پاک و ناپاک دونوں گھی ملا کر ڈالیں یہاں تک کہ سب ناپاک گھی پاک گھی سے ایک دھار ہو کر برتن میں پہنچ جائے سب پاک ہو گیا۔

پہلے طریقہ میں پانی سے گھی کو تین بار دھونے میں گھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور دوسرے طریقہ میں ابل کر تھوڑا گھی ضائع ہو جائے گا تیسرا طریقہ بالکل صاف ہے مگر اس میں احتیاط بہت درکار ہے کہ برتن میں ناپاک گھی کی کوئی بوند ناپاک سے پہلے پہنچے نہ

بعد کو گرے نہ پرنالے میں بہاتے وقت اس کی کوئی چھینٹ پاک گھی سے جدا برتن میں گرے ورنہ برتن میں جتنا پہنچایا اب پہنچے گا سب ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ مسلمان کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ منہ میں آئے کیا حکم ہے زید کہتا ہے ٹرکش لوگ بھی مسلمان ہیں وہ کیوں مونچھ بڑھاتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام وگناہ وسنت مشرکین ومجوس ویہود ونصاریٰ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کی حدیث صحیح میں فرماتے ہیں۔

احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولاتشبھوا بالیھود رواہ الامام الطحاوی عن انس بن مالک و لفظ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس

مونچھیں کتر کر خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت نہ بنو۔ فوجی جاہل ترکوں کا فعل حجت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے روز سلطان المسلمین کے لئے خطبہ میں دعا مانگنا فرض ہے تو مثلاً اتنی دعا مانگی جائے تو درست ہے یا نہیں؟

اللھم اعز الاسلام والمسلمین بالامام العادل ناصر الاسلام و والملۃ والدین زید کہتا ہے نہیں درست سلطان المعظم کا نام لے کر دعا مانگنا چاہئے۔

الجواب سلطان اسلام کے لئے خطبہ میں دعا فرض نہیں ایک مستحب ہے اور وہ اتنی دعا ہے کہ سوال میں لکھی بے شک حاصل ہے زید کا اسے نادرست کہنا محض غلط وباطل ہے بلکہ درمختار میں ہے:

یندب ذکر الخلفاء الراشدین والعمین لا الدعاء للسلطان و جوزہ القھستانی

خاص نام کی ضرورت ان شہروں میں ہے جو سلطان کی سلطنت میں ہیں کہ سکہ وخطبہ شعار سلطنت ہے ردالمحتار میں ہے۔

الدعاء للسلطان علی المنابر قد صار الان من شعار السلطنۃ فمن ترکہ یخشی علیہ الخ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۶ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پیش امام سر پر شال ڈال کر نماز پڑھائے تو کیا ہے؟

الجواب شال اگر ریشمی یا زری کی مغرق ہے یا اس کا کوئی بوٹا زری یا ریشم کا چار انگل سے زیادہ چوڑا ہے تو مرد کو مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ غیر نماز میں اور نماز اس کے باعث خراب و مکروہ خواہ امام ہو یا مقتدی یا تنہا اور اگر ایسی نہیں تو دو صورتیں ہیں اگر سر پر ڈال کر اس کا آنچل شانہ پر ڈال لیا جو اوڑھنے کا طریقہ ہے تو حرج نہیں اور اگر سر پر ڈال کر دونوں پلو لٹکتے چھوڑ دیے تو مکروہ تحریمی و گناہ ہے اور نماز کا پھیرنا واجب ہے۔ درمختار میں ہے:

(کرہ سدل) تحریما للنھی (ثوبہ) ارسالہ بلا لبس معتاد کشد مندیل یرسلہ من کتفیہ۔

ردالمحتار میں ہے، **وذلک نحو الشال۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۷ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن جائز ہے یا نہیں۔ ولد الزنا کی ماں کافرہ ہے اور باپ مسلمان۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب جب وہ مسلمان ہے اس کے جنازہ کی نماز فرض ہے اور مسلمانوں کے مقابر میں اسے دفن کرنا بے شک جائز ہے اگرچہ اس کی ماں یا باپ یا دونوں کافر ہوں بلکہ یہ اور بھی اولیٰ ہے کہ ولد الزنا ہونے میں اس کا اپنا کوئی قصور نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

عبدالمذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضور پرنور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ

عرض حضور ۱۳ سال میں میری اہلیہ کے ۴ لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئے جن میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی کی عمر سال کسی کی دو سال کسی کی ایک سال ہوئیں اور سب کو ایک بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور ام الصبیان فی الحال صرف ایک لڑکی ۳ سالہ حیات ہے حضور دعاء فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو حمل ہوا سے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دیجئے اور زوجہ اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہئے اس وقت سے ان شاء اللہ تعالیٰ بندوبست کیا جائے۔ اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید رکھیے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار ضرور پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں کے ایک ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت آیۃ الکرسی نہ چھوڑے مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل ۳۔۳ بار صبح وشام اور سوتے وقت پڑیں صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر پڑھیں کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارا منہ اور سینے اور پیٹ پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر ہاتھ پھیریں دو بار ایسے ہی سہ بارہ ایسے ہی اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بناتے ہیں وہ بنوالیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جائے اسے روشن کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کے لئے بھی روشن کیجئے اور وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر اور آسیب ومرض تینوں کے دفع میں مجرب ہے۔ بچہ جو پیدا ہو پیدا ہوتے ہی معاسب سے پہلے اس کے کانوں میں ۷ بار اذانیں دی جائیں ۴ بار اذان سیدھے کان میں اور تین تکبیر بائیں میں اس میں ہرگز دیر نہ کی جائے۔ دیر کرنے میں شیطان کا دخل ہو جاتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینہ پر پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچویں سال بھی ہر چار مہینے پر چھٹے سال ہر چھ مہینے پر ساتویں سال سالانہ یہ تول اس لڑکی کے لئے بھی کیجئے۔ چوتھے میں ہے تو ہر چار مہینے پر تولیے۔ مکان میں سات دن تک مغرب کے وقت ۷۔۷ بار اذان باواز بلند کہی جائے اور تین شب کسی صحیح خواں سے پوری سورۃ بقرہ اسی آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے شب کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر

کھولا جائے آپ کے گھر میں جب پاخانہ کو جائیں اس کے دروازہ سے باہر **بسم اللّٰہ اعوذ باللّٰہ من الخبث والخبائث** پڑھ کر بایاں پیر پہلے رکھ کر جائیں اور جب نکلیں تو دہنا پاؤں پہلے نکالیں اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کے لئے جب کپڑے اتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھئے کہ شروع فعل کے وقت آپ اور وہ دنوں بسم اللہ کہہ لیں اور ان باتوں کا التزام رہے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی خلل نہ ہونے پائے گا۔

عرض حضور بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے۔

ارشاد

(۱) یہ چراغ روشن کرنے کیا معلق روشن کیا جائے گا کسی چھنکنے یا قندیل میں۔

(۲) روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلہ یا انگوٹھی یا بالی ڈال دیا کریں چلہ ختم ہونے پر وہ مساکین مسلمین پر تصدق کریں۔

(۳) چراغ باوضو نمازی آدمی روشن کرے اگرچہ عورت ہو اور مرد بہتر ہے۔

(٤) مرض ہلکا ہو تو چراغ روز ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے تین گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب بھر۔

(۵) مریض اس کی روشنی میں بیٹھے خواہ لیٹے مگر منہ اس کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی لو کو دیکھے۔

(٦) جتنی دیر تک جلانا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھلیل اس میں ڈالیں اور اسے ڈال کر چراغ کے سب طرف پھرا لیں کہ تمام نقوش پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھ دیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے بسم اللہ کہہ کر اس طرف روشن کریں۔

(۷) اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لو کے پاس سونا رکھیں۔

(۸) جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے نہ سوا مریضہ کے کوئی عورت حیض ونفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت۔

(۹) اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الٰہی و درود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستہ سے کہہ دیں چپقلش نہ کریں نہ کوئی لغو بے ہودہ بات وہاں ہونے پائے۔

(۱۰) جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا منہ کی ٹکلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ اصلا نہ کھلنے پائے۔

(۱۱) چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یاد رکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکلات اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہذا چاہئے کہ پہلے دن کچھ قصداً کر کے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقیہ دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر نہ کریں کہ اور کسی دن چراغ روشن ہو کر اس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے۔

(۱۲) جب چراغ بڑھانے کا وقت آئے کوئی باوضو شخص بڑھائے اور اس وقت یہ کہے السلام علیکم اجعوا ماجورین۔

(۱۳) روز نیا پھلیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آج مریض کے سر اور بدن پر مل دیں۔

(۱۴) جس کے لئے چراغ روشن ہوا ہو اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

عرض ایک صاحب کی لڑکی بلا ناغہ کچھ عرصہ سے سورہ مزمل شریف پڑھا کرتی تھیں بلکہ قریب نصف کے حفظ بھی تھی اب ان صاحبزادی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ارشاد لاحول شریف ۶۰ بار الحمد شریف اور آیۃ الکرسی شریف ایک ایک بار تینوں قل تین بار پانی پر دم کر کے پلایئے۔

عرض کیا آیات قرآنی بھی یہ اثر رکھتی ہیں۔

ارشاد جو قیود عامل بتاتے ہیں ان کی پابندی نہ کرنے سے ایسا ہوتا ہے۔

عرض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کمبل اوڑھنا ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد ہاں حدیث شریف سے ثابت ہے۔

عرض پیراہن اقدس میں کیا کیا کپڑے ہیں۔

ارشاد ردا۔ تہ بند۔ عمامہ یہ تو عام طور سے ہوتا تھا اور کبھی قمیص اور ٹوپی پاجامہ ایک بار خریدنا لکھا ہے پہننے کی روایت نہیں عورتیں بھی تہ بند ہی باندھتی تھیں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لئے جاتے تھے راہ میں ایک بیوی کا پاؤں پھسلا روئے مبارک اس طرف سے پھیر لیا صحابہ نے عرض کیا حضور وہ پاجامہ پہنے ہوئے ہے ارشاد فرمایا **اللھم اغفر للمتسرولات** اے اللہ بخش دے ان عورتوں کو جو پاجامہ پہنتی ہیں اور غالباً پاجامہ تنگ تھا اس وقت کہ اگر ڈھیلا ہوتا تو اس میں بھی تہ بند کی طرح کھل جانے کا احتمال ہو سکتا تھا۔

عرض موم بتی جس میں چربی پڑتی ہے مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد اگر مسلمان کی بنائی ہوئی ہو تو جائز ہے ورنہ مسجد ہی میں نہیں ویسے بھی جلانا نہ چاہئے۔

عرض یہ جو جرمن وغیرہ ولایتوں سے آتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔

ارشاد ان کا بھی وہی حکم ہے اس واسطے کہ چربی اور گوشت کا ایک حکم ہے اگر چہ گائے ہو یا بکری کسی مسلمان سے کوئی ہندو یا نصرانی چربی لے گیا اور تھوڑی دیر میں واپس لائے اور کہے کہ یہ وہی چربی ہے جو ابھی تم سے لے گیا ہوں اس کا لینا حرام النصرانیة لاذبیح لـه بخلاف یہودیوں کے کہ ان کے یہاں اب تک ذبح کرنے کا اہتمام ہے فتاویٰ قاضی خاں میں ہے الیھودیة یذبح اویاکل ذبیحة المسلم نصرانی و یہودی کافر دونوں ہیں کہ ایک محبوبان خدا کی محبت میں دوسرے عداوت میں قرآن عظیم میں یہودیوں کو مغضوب علیھم اور نصاریٰ کو ضالین فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج روئے زمین پر کوئی یہودی ایک گاؤں کا بھی حاکم نہیں بخلاف نصاریٰ کے کہ ان کی سلطنت ظاہر ہے اور بعینہ یہی مثال روافض و وہابیہ کی ہے کہ روافض مثل نصاریٰ کے محبت میں کافر ہوئے اور وہابیہ مثل یہود کے عداوت میں چنانچہ روافض کی حکومت ایران کا تخت موجود ہے اور وہابیہ کی کہیں ایک پڑیہ بھی نہیں۔

عرض امام مسافر کے پیچھے مقتدی مقیم کو ایک رکعت ملی تو بقیہ نماز میں قراءت کس طرح کرے۔

ارشاد پہلے دو رکعت مثل لاحق کے بغیر قراءت بقدر سورۂ فاتحہ قیام کر کے قعدہ کرے اور پچھلی رکعت میں قراءت کرے۔

عرض جماعت ثانیہ جس وقت شروع ہو سنت ظہر اس وقت پڑھنا جائز ہے یا نہیں یا فجر کی سنت جماعت ثانیہ کے قعدہ نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں یا کیا۔

ارشاد جماعت ثانیہ فقط جائز ہے اس کے لئے سنتیں نہ چھوڑے اصل نماز جماعت اولیٰ ہے جس کے لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مکانوں میں بچے اور عورتیں نہ ہوتیں تو جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے ہیں ان کے مکانوں کو جلوا دیتا ایک مرتبہ مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ مارہرہ مطہرہ میں اتفاقاً مجھے نماز میں دیر ہوگئی جب میں مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا حضرت میاں صاحب قبلہ نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے ارشاد فرمایا عبدالقادر نماز تو ہوگئی تو اصل نماز جماعت اولیٰ ہی ہے۔

عرض نماز جنازہ میں تو تین صف کرنے کی فضیلت ہے۔اس کی ترکیب درمختار و کبیری میں یہ لکھی ہے کہ پہلی صف میں تین دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی کھڑا ہو اس کی کیا وجہ ہے کہ ہر صف میں دو دو کھڑے ہو سکتے تھے۔

ارشاد اقل درجہ صف کامل کا تین آدمی ہیں اس واسطے صف اول کی تکمیل کردی گئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کے برابر دو آدمیوں کا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی اور تین کا مکروہ تحریمی کیونکہ صف کامل ہوگئی اور اس صورت امام کا صف میں کھڑا ہونا ہوگیا اور پنج وقتہ نماز میں بھی۔ بعض صورتوں میں تنہا صف میں کھڑا ہونا جائز نہیں مثلاً دو مرد اور ایک عورت ہے تو عورت پچھلی صف میں تنہا کھڑی ہوگی۔

عرض ایام وبا میں بعض جگہ دستور ہے کہ بکرے کے داہنے کان میں سورہ یٰسین شریف اور بائیں میں سورہ مزمل شریف پڑھ کر دم کرتے ہیں اور شہر کے اردگرد پھرا کر چوراہے پر ذبح کرتے ہیں اور اس کی کھال و سری زمین میں دفن کردیتے ہیں یہ کیسا ہے۔

ارشاد کھال دفن کرنا حرام ہے کہ اضاعت مال ہے اور چوراہے پر لے جا کر ذبح کرنا جہالت اور بیکار بات ہے اللہ کے نام پر ذبح کرکے مساکین کو تقسیم کردے۔

عرض کیا خطبہ نکاح بھی کھڑے ہوکر قبلہ رو پڑھنا چاہئے؟

ارشاد ہاں کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضرور نہیں سامعین کی طرف منہ ہونا چاہئے خطبہ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت کرکے پڑھا جانا مشروع ہے۔

عرض معلم کی اگر تنخواہ مقرر نہ ہو تو بچوں سے کام لے سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد اگر والدین کو ناگوار نہ ہو اور بچہ کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔

عرض: میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے؟

ارشاد نہیں چاہئے۔

عرض نوشہ کے اوبٹن ملنا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد خوشبو ہے۔ جائز ہے۔

عرض اگر بیسلپور سے بدایوں جانا ہے اور راستہ میں بریلی اترا تو قصر کرے گا یا نہیں؟

ارشاد اس صورت میں قصر نہیں کہ سفر کے دو ٹکڑے ہوگئے۔

عرض ایک شخص بریلی کا ساکن مراد آباد میں دکان کھولے اور وہاں تجارت کا ارادہ ہو اور کبھی کبھی اپنے اہل عیال کو بھی لے جایا کرے اس صورت میں مراد آباد وطن اصلی ہوگا یا وطن اقامت۔

ارشاد وطن اصلی نہ ہوگا ہاں اگر وہاں نکاح کر لے تو ہو جائے گا۔

عرض اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں؟

ارشاد نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب وقبول کا ہے اگرچہ بامن پڑھائے چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہذا احتراز لازم ہے۔

عرض ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف کی اور نابالغ کا نکاح ہو تو ولیمہ کب اور کس دن کرے۔

ارشاد ولیمہ زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔

عرض نکاح کے بعد چھوارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟

ارشاد حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دار قطنی وبیہقی وطحاوی سے مروی ہے۔

عرض خصاب سیاہ اگر وسمہ سے ہو۔

ارشاد وسمہ سے ہو یا تسمہ سے سیاہ خضاب حرام ہے۔

عرض کوئی صورت بھی اس کے جواز کی ہے؟

ارشاد ہاں جہاد کی حالت میں جائز ہے۔

عرض اگر جوان عورت سے مرد ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خضاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہو سکتا۔

عرض بعض کتب میں ہے کہ وقت شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسمہ کا خصاب تھا۔

ارشاد حضرت امام حسن وحسین وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وسمہ کا کیا کرتے تھے کہ یہ سب حضرات مجاہدین تھے۔

عرض نماز قصر نہ تھی اور قصر پڑھی تو اعادہ ہوگا یا نہیں۔

ارشاد ضرور اعادہ ہوگا کہ سرے سے نماز ہی نہ ہوئی۔

عرض ایک گاؤں میں مسجد بالکل ویرانہ میں ہے اس کے متصل ایک کمہار کا مکان ہے مسجد مذکور میں نماز بھی نہیں ہوتی

ہے بلکہ اس کے اردگرد لوگ کوڑہ وغیرہ ڈالتے ہیں وہ کمہار زمین مسجد کو خریدنا چاہتا ہے آیا اس کی بیع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ارشاد: حرام ہے اگر چہ زمین کے برابر سونا دے مسجد کے لئے جو لوگ ایسا کریں ان کی نسبت قرآن عظیم فرماتا ہے: لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم دنیا میں ان کے لئے رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔

عرض نماز جنازہ کی تعجیل سے کیا مراد ہے۔

ارشاد غسل وکفن بغیر تو نماز پڑھ سکتے ہی نہیں ہاں اس کے بعد تاخیر نہ کرے بعض لوگ شب جمعہ میں جس کا انتقال ہوا میت کو تا نماز جمعہ رکھے رہتے ہیں کہ آدمیوں کی نماز میں کثرت ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اس کی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے اور اگر قبر تیار ہونے سے پیشتر کسی عذر سے تاخیر کی جائے تو حرج نہیں۔

عرض مردہ کے ساتھ مٹھائی قبرستان میں چیونٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے۔

ارشاد ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علمائے کرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مٹھائی ہے اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں یہ محض جہالت ہے اور یہ نیت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے (پھر فرمایا) مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں قبرستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑے پھرتے ہیں۔

عرض معمول چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوش دامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر اس پر سے اس کے جسم کو ہاتھ بشہوت لگائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو تو خیر ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

عرض یہ جو مولود شریف کی بعض کتب میں لکھا ہے کہ جس رات آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ ہوئیں دو سو عورتیں رشک حسد سے مر گئیں یہ صحیح یا نہیں۔

ارشاد اس کی صحت معلوم نہیں البتہ چند عورتوں کا بہ تمنائے نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر جانا ثابت ہے۔

عرض اسقاط کی حالت میں چند سیر گندم اور قرآن عظیم دیا جاتا ہے اس میں کل کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد جتنی قیمت قرآن عظیم کی بازار میں ہے اتنے کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

عرض ثمن کے اندر عاقدین مختار ہیں جتنا چاہیں طے کرلیں۔

ارشاد یہاں یہ کہ صدقہ دیا جا رہا ہے وہی بازار کے بھاؤ کا اعتبار ہوگا۔

عرض خطبہ کے وقت عصا ہاتھ میں لینا سنت ہے یا کیا؟

ارشاد اختلاف ہے علماء کا بعض کہتے ہیں کہ سنت ہے اور بعض مکروہ بتاتے ہیں۔

عرض سنت ومکروہ میں تعارض ہو تو کیا کرنا چاہئے۔

ارشاد ترک اولیٰ ہے جامع الرموز میں محیط سے نقل ہے کہ سنت ہے اور محیط ہی میں ہے کہ مکروہ ہے اسی کو ہندیہ میں نقل کیا ہے۔

عرض دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے کے مسائل ورسائل علماء نے لکھے ہیں اس سے اہل دیہات بہت پریشان ہیں۔

ارشاد مذہب حنفی میں جمعہ وعیدین جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہے وہاں منع نہ کیا جائے اور جہاں نہیں ہے وہاں قائم نہ کیا جائے آخر شافعی مذہب پر تو ہو ہی جائے گا ایسی صورت میں جہلا جمعہ تو جمعہ ظہر بھی چھوڑ دیں گے۔ ارایت الذی ینھی ٥ عبدا اذا صلی ٥ سے خوف کرنا چاہئے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا جب وہ پڑھ چکا تو مسئلہ تعلیم فرمادیا۔

عرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟

ارشاد نہیں۔

عرض قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانا جائز ہے۔

ارشاد نہیں۔

عرض کیا بے ادبی ہے۔

ارشاد ہاں۔

عرض خلال تانبے پیتل کا گلے میں لٹکانا کیسا ہے۔

ارشاد ناجائز ہے کیونکہ یہ تعلیق کے حکم میں ہے ویسے جائز ہے اور سونے چاندی کا حرام ہے بلکہ عورتوں کو بھی ایسے ہی سونے چاندی کے ظروف میں کھانا ناجائز ہے اور گھڑی کی چین بھی عام ازیں کہ چاندی کی ہو یا پیتل کی ہاں ڈورا باندھ سکتا ہے۔

عرض جوان غیر محرم عورتوں کے سلام کا جواب دینا چاہئے یا نہیں؟

ارشاد دل میں جواب دے۔

عرض اگر غائبانہ نامحرم کو سلام کہلائے۔

ارشاد یہ بھی ٹھیک نہیں۔ بسا کین آفت از گفتار خیزد

عرض سنت الفجر اول وقت پڑھے یا متصل فرضوں کے۔

ارشاد اول وقت پڑھنا اولیٰ ہے حدیث شریف میں ہے جب انسان سوتا ہے شیطان تین گرہ لگا دیتا ہے جب صبح اٹھتے ہی وہ رب عزوجل کا نام لیتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے اور وضو کے بعد دوسری اور جب سنتوں کی نیت باندھی تیسری بھی کھل جاتی ہے لہٰذا اول وقت سنتیں پڑھنا اولیٰ ہے۔

عرض ظہر کے وقت بغیر سنت پڑھے امامت کرسکتا ہے۔

ارشاد بلا عذر ٹھیک نہیں۔

عرض سنت جمعہ اگر جمعہ شروع ہونے کی وجہ چھوٹ جائیں تو بعد از نماز جمعہ پڑھے یا نہیں؟

ارشاد پڑھے اور ضرور پڑھے۔

عرض بعض جگہ دستور ہے کہ مسلمان ہندو کی آڑت میں مال فروخت کرتا ہے۔ اور اس صورت میں ہندو کو کمیشن دینا پڑتا ہے اور وہ لوگ کمیشن کے ساتھ چار آنے سینکڑہ اس بات کا لیتے ہیں کہ اس رقم کا اناج خرید کر کبوتروں کو ڈالا جائے گا یہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد اگر جانوروں کے لئے لیں کچھ حرج نہیں البتہ بت وغیرہ کے لئے ناجائز ہے۔

عرض دست غیب و کیمیا حاصل کرنا کیسا ہے۔

ارشاد دست غیب کے لئے دعا کرنا محال عادی کے لئے دعا کرنا ہے جو مثل محال عقلی و ذاتی کے لئے حرام ہے اور کیمیا تضیع مال ہے اور یہ حرام ہے آج تک کہیں ثابت نہیں ہوا کہ کسی نے بنائی ہو۔ كباسط كيفه الى الماء وماهو ببالغه۔ (جیسے کوئی دونوں ہاتھ پھیلائے پانی کی طرف بیٹھا ہوا اور وہ پانی یوں اسے پہنچنے والا نہیں۔۱۲) دست غیب جو قرآن عظیم میں ارشاد ہے اس کی طرف لوگوں کو توجہ ہی نہیں کہ فرماتا ہے ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لايحتسب يتق جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (پرہیزگار) اللہ عزوجل اس کے لئے فرما دیتا ہے اور اسے روزی پہنچاتا ہے وہاں سے جس کا اسے گمان بھی نہیں۔ اللہ پر عمل نہیں ورنہ حقیقتاً سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے میرے ایک دوست مدینہ طیبہ کے رہنے والے ان کا مدینہ منورہ سے بھیجا ہوا ایک خط اتوار کے روز مجھے ملا جس میں پچاس روپیہ کی طلب تھی بدھ کے روز یہاں ڈاک جاتی تھی جو ہفتہ کے روز

ڈاک کے جہاز میں روانہ ہوجاتی تھی پیر کے دن تو مجھے خیال ہی نہ رہا منگل کے روز یاد آیا دیکھا تو اپنے پاس پانچ پیسے بھی نہیں وہ دن بھی ختم ہوا نماز مغرب پڑھ کر حسب معمول استنجے کو گیا اور یہ فکر کہ کل بدھ ہے اور ابھی تک روپیہ کی کوئی سبیل نہیں ہوئی میں نے سرکار میں عرض کیا کہ حضور ہی میں بھیجنا ہیں عطا فرمائے جائیں کہ باہر سے حسین (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے بھیجتے) نے آواز دی۔ ''سیٹھ ابراہیم بمبئی سے ملنے آئے ہیں'' میں باہر آیا اور ملاقات کی چلتے وقت اکیاون روپیہ انہوں نے دیئے حالانکہ ضرورت صرف پچاس کی تھی یہ اکیاون یوں تھے کہ ایک فیس منی آرڈر کا بھی تو دینا پڑتا غرض صبح کو فوراً منی آرڈر کردیا۔

مولف یہ ہے یرزقہ من حیث لایحتسب۔

عرض ادنیٰ درجہ علم باطن کیا ہے۔

ارشاد حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص وعوام سب نے قبول کیا۔ دوبارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص نے قبول کیا عوام نے نہ مانا۔ سہ بارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جو خواص وعوام کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔

یہاں سفر سے سیر اقدام مراد نہیں بلکہ سیر قلب ہے ان کے علوم کی حالت تو یہ ہے کہ ادنیٰ درجہ ان سے اعتقاد ان پر اعتماد تسلیم ارشاد جو سمجھ میں آیا فبہا ورنہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب o حضرت شیخ اکبر اور اکابر فن نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجہ علم باطن کا یہ ہے کہ اس کے عالموں کی تصدیق کرے کہ اگر نہ جانتا تو ان کی تصدیق نہ کرتا نیز حدیث میں فرمایا ہے اغد عالما اومتعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتھلک ۔صبح کر اس حالت میں کہ خود عالم ہے یا علم سکھتا ہے یا علم کی باتیں سنتا ہے یا ادنیٰ درجہ یہ کہ علم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہوجائے گا۔

عرض کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے۔

ارشاد غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

عرض عالم کی کیا تعریف ہے؟

ارشاد عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

عرض کتب بینی ہی سے علم ہوتا ہے؟

ارشاد یہی نہیں بلکہ علم افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

عرض حضور مجاہدہ میں عمر کی قید ہے۔

ارشاد مجاہدے کے لئے کم از کم اسی برس درکار ہوتے ہیں باقی طلب ضرور کی جائے۔

عرض ایک شخص اسی (۸۰) برس کی عمر سے مجاہدات کرے یا اسی (۸۰) برس مجاہدہ کرے۔

ارشاد مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں مسببات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا ہے اسی طریقہ پر اگر چھوڑیں اور جذب وعنایت ربانی بعید کو قریب نہ کردے تو اس راہ کی قطع کو اسی (۸۰) برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نصرانی ابدال کردیا جاتا ہے اور صدق نیت کے ساتھ یہ مشغول مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کارفرما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینالنھدینھم سبلنا۔ وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔